﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۹ | جمعۃ المبارک ۶/ستمبر ۲۰۰۲ء | ۲۸/جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ ہجری قمری ۞ ۶/تبوک ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی | شمارہ۳۶

نورِ مجسم بننے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تہجد میں یہ دعا کرتے تھے:

اے اللہ میرے دل میں اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھردے اور میرے دائیں اور میرے بائیں اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور ہی نور کردے۔اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور عطا کر۔اور مجھے نور ہی نور بنادے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبه من اللیل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔

(مارچ ۱۹۰۳ء میں چند احباب بتقریب نماز عیدالاضحیٰ دارالامان میں تشریف لائے اور انہوں نے بیعت کی۔ حضرت اقدس امام پاک علیہ السلام نے کھڑے ہو کر یہ تقریر فرمائی)

"دیکھو جس قدر آپ لوگوں نے اس وقت بیعت کی ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو چند کلمات بطور نصیحت کے کہتا ہوں۔ چاہئے کہ اسے پوری توجہ سے سنیں۔

آپ لوگوں نے یہ بیعت، بیعت توبہ کی ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے ایک تو گزشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے، نہ نفاق سے، اس کے حضور توبہ کی جاوے۔

توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بیفائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونو میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ:۲۰۲) اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔

ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوتِ بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اُس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جانگدازی سے اُس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اُسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصلی اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔ غرض بجز اس کے خدا کو اپنا ربّ بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹)

قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے
وہ آنکھ جس نے قرآن سے نور اخذ نہیں کیا خدا کی قسم وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گی

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۳/اگست ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۳/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت ۱۰ کی تلاوت کی اور پھر اس کے ترجمہ کے بعد حدیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون کو جاری رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی تاریکی خدا تعالیٰ سے صادر نہیں ہوتی بلکہ جو نور سے دور جا پڑا وہ مجازاً تاریکی کے حکم میں ہو گیا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

آپ امن پسند، تعصّبات سے پاک، دوسروں کی عزت کرنے والے، مہمانواز اور دوستانہ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں

"آپ کی جماعت امن پسند اور نرم دل جماعت ہے۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو آج کا مغربی معاشرہ بھول چکا ہے"

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر میئر آف Waverley کونسل اور گلفورڈ سے ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Sue Doughty کا حاضرین جلسہ سے خطاب)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جن غیر از جماعت معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا ان میں Waverley بارو کونسل کے میئر جناب Brian Ellis بھی شامل تھے۔ کونسلر ایلس ۱۹۷۵ء سے Waverley کونسل کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اسلام آباد اسی کونسل میں واقع ہے۔

کونسلر برائن ایلس نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مَیں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں بلایا اور خطاب کرنے کا موقع دیا۔ مَیں آپ سب کو اسلام آباد میں خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ پچھلے سال آپ یہاں پر اپنا جلسہ منعقد نہ کر سکے تھے۔

مسٹر ایلس نے کہا کہ مَیں یہاں کے دو مقامی کونسلروں سے ملا ہوں جنہوں نے آپ کے متعلق اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے جن سے میرے اس تاثر کو مزید تقویت ملی کہ آپ امن پسند، تعصبات سے پاک، دوسروں کی عزت کرنے والے اور دوستانہ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ آپ لوگ مہمانوں سے بہت اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور گرمجوشی سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ جناب میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں اپنے آپ کو آپ کے درمیان بہت مطمئن پاتا ہوں۔ مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ یہاں پر مختلف ملکوں کے لوگ ایک دوسرے سے بڑی محبت سے مل رہے ہیں۔ عورتیں بھی اپنے پردہ میں آزادی کے ساتھ اپنے کام سرانجام دے رہی ہیں اور بچے بھی امن اور حفاظت کے ماحول میں کھیل کود رہے ہیں۔ جناب میئر نے کہا کہ مجھے دلی خوشی ہے کہ آپ کی جماعت مقامی لوگوں میں گھل مل گئی ہے۔ ہمارا گاؤں اور مقامی آبادی آپ لوگوں کی موجودگی سے ایک بہتر بستی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی موجودگی سے Waverley کونسل بھی ایک بہتر کونسل ہے۔

اسلام آباد کے قریب گلفورڈ کے ایک حلقۂ انتخاب سے لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی ایک منتخب ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Sue Doughty نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ یہ ان کا جماعت احمدیہ سے پہلا تعارف تھا۔

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج میرا پہلا موقع ہے کہ مَیں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہی ہوں۔ یہاں پر آنے سے پہلے مجھے اسلام کے بارہ میں بہت کم علم تھا اور آج کے دن نے مجھے چونکا کر رکھ دیا ہے۔ آج مجھے آپ لوگوں سے جہاد کی نئی اور بہت قابل تعریف تشریح معلوم ہوئی ہے کہ حقیقی جہاد زندگی میں نیکی کے لئے سعی کرنے کا نام ہے۔ یہاں آنے سے پہلے مَیں اس بارہ میں بالکل لاعلم تھی۔

آنریبل Sue Doughty نے جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مَیں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کی جماعت امن پسند اور نرم دل جماعت ہے۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو آج کا مغربی معاشرہ بھول چکا ہے اور ہمیں ان کی طرف واپس لوٹنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ پھلتے پھولتے اور فروغ پاتے رہیں گے۔ مجھے توقع ہے کہ دنیا میں جہاں ہر طرف نزاع کی صورت ہے آپ کی آواز سنی جائے گی۔ آپ نے آج یہاں بہت عمدہ نمونہ پیش کیا ہے کہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے بہت سے لوگ آپس میں اخوت کے ماحول میں ایک دوسرے سے مل کر کام کر رہے ہیں۔ مَیں آپ کے جلسہ کی کامیابی کی تمنا رکھتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ اگلے سال پھر آپ کے جلسہ پر آؤں گی۔

وصیت سے ایمانی ترقی

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے"۔

حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعد

وہ روبرو ہوا تو مجھ کو آئینہ بنا گیا
مرے دل و نظر کی سب کثافتیں مٹا گیا

کچھ اس طرح سے منکشف ہوا وہ میری ذات پر
مَیں بے ہنر بھی راہ کی صداقتوں کو پا گیا

حدود جسم سے گزر کے روح تک اتر گیا
جو مجھ سے دور دور تھا وہ مجھ میں ہی سما گیا

مسافرت کی پر عذاب ساعتوں کے درمیاں
وہ ایک مہربان شجر سایہ دار آ گیا

کنارِ شب سے پھوٹنے لگی سحر کی روشنی
یہ کون شخص گھر میں آفتاب لے کے آ گیا

پڑھے کوئی ورق ورق محبتوں کے باب کا
کہ اس کا نام میری ہر کتاب میں لکھا گیا

مَیں حرف حرف ڈھونڈتا رہا رموز زندگی
وہ لب کشا ہوا تو ساری گتھیاں سجھا گیا

وہ اور لوگ تھے جو بوند بوند کو ترس گئے
مَیں لمحہ لمحہ لذت وصال میں نہا گیا

(ڈاکٹر حافظ فضل الرحمن بشیر آف تنزانیہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

خدا ہی کے نور سے زمین و آسمان نکلے ہیں اور اسی کے نور کے ساتھ قائم ہیں۔ یہی مذہب حق ہے جس سے توحید کامل ہوتی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام قرآن مجید کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے۔ باطل کو اس کی طرف رہ نہیں ہے۔ نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کے حوالہ سے بتایا کہ وہ آنکھ جس نے قرآن سے نور اخذ نہیں کیا خدا کی قسم وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گا۔ وہ لوگ بدقسمت اور بدنصیب ہیں جنہوں نے اس نور سے تکبر کی وجہ سے روگردانی کی اور تعلق توڑ لیا۔

حضور علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔ خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پڑھ کر سنائی جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اے اللہ تُو ایسا شعلہ نور میرے دل پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔

......☆......☆......☆......☆......

قرآن شریف کی مثال ایک عالیشان عمارت ہے

"قرآن شریف کی تو یہ مثال ہے کہ جیسی ایک نہایت عالیشان عمارت ہو جس میں ہر یک ضروری مکان قرینہ سے بنا ہوا ہے۔ نشست گاہ الگ ہے، باورچی خانہ الگ، خواب گاہ الگ، غسل خانہ الگ، اسباب خانہ الگ۔ اردگرد نہایت خوشنما باغ اور نہریں جاری اور دیانتدار خادم اور محافظ جابجا موجود"۔

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۹۷)

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

رپورٹ وکالتِ تصنیف

منیرالدین شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن

﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾(النحل:۱۲۹)

یقیناً اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو احسان کرنے والے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت خاکسار کو آپ کے سامنے تصنیف کی وکالت کی مختصراً رپورٹ پیش کرنی ہے۔

انگلستان میں وکالت تصنیف کے ذمہ طباعت سے قبل کے تمام مراحل طے کرنا اور طباعت کے لئے کتب تیار کروانا۔ نیز قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کروانے کا انتظام اور مختلف زبانوں میں کتب کی تیاری وکالت تصنیف کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

گویا کہ وکالت تصنیف کی رپورٹ دو حصوں میں منقسم ہے۔

(۱) تراجم قرآن کریم اور

(۲) مختلف زبانوں میں کتب کی تیاری۔

تراجم قرآن کریم

قرآن کریم اور مسیح موعودؑ کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مسیح و مہدی کے زمانہ کی ایک علامت ہی یہ بیان فرمائی تھی کہ اُس وقت قرآن کریم محض لکھا ہوا موجود ہوگا۔ اُسے سمجھنے سے مسلمان عاری ہوں گے اور حقیقی رنگ میں اس کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوں گے۔ اُس وقت مسیح و مہدی آکر قرآن کریم کی تعلیمات کو پھر سے دنیا کو روشناس کروائیں گے۔ کیونکہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ہی قرآن کریم کو اپنانے میں مضمر ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے"۔

(الحکم ۳۱/جنوری ۱۹۰۱ء)

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس چھوٹی سی جماعت یعنی جماعت احمدیہ نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ مختلف قومیتوں کے لوگوں کو ان کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مہیا کیا جائے تاکہ وہ اپنی اپنی زبان میں قرآن کی تعلیمات پڑھ کر انہیں اپنا سکیں۔

آپ کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی تحریک کے تحت منتخبہ آیات کے تراجم مختلف زبانوں میں کروانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ تراجم ایک سو سے زائد زبانوں میں تیار کروا کر چھپوائے اور تقسیم کئے جاچکے ہیں۔

طبع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم

ان کے علاوہ پورے قرآن کریم کے تراجم اب تک جن زبانوں میں تیار کروا کر شائع کئے جاچکے ہیں۔ ان کی تعداد ۵۶ ہو گئی ہے۔

Albanian, Assamese, Bengali, Bulgarian, Chinese, Czech, Danish, Dutch, English (M. Sher Ali)- M. G. Farid - 5 vol. Commentary), Esperanto, Fijian, French, German, Greek, Gujrati, Gurumukhi, Hausa, Hindi, Igbo, Indonesian, Italian, Japanese, Jula , Kashmiri, Kikamba, Kikuyu, Korean, Luganda, Malay, Malayalam, Manipuri, Marathi, Mende, Nepalese , Norwegian, Oria, Pashtu, Persian, Polish, Portuguese, Punjabi, Russian, Saraeiki, Sindhi, Spanish, Sundanese (in 3 parts) Swahili, Swedish, Tagalog, Tamil, Telugu, Turkish, Tuvalu Urdu, Vietnamese, Yoruba

جزوی تراجم قرآن کریم

ان ۵۶ تراجم کے علاوہ تھائی زبان میں ترجمہ کا پہلا حصہ جو پہلے ۱۰ پاروں پر مشتمل ہے، چھپ چکا ہے۔

جبکہ Javenese زبان میں جو انڈونیشیا کی زبان ہے قرآن کریم کے پہلے ۱۰ پاروں کا ترجمہ پہلی جلد کے طور پر دوران سال شائع کیا گیا ہے۔

اسی طرح دوران سال Sundanese زبان میں قرآن کریم کے پہلے دو پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹس تیار کروا کے شائع کیا جاچکا ہے۔

Javenese ترجمہ قرآن کریم کی کمیٹی کے انچارج مکرم (ایچ سوئیکار سونو سکری مبارک ملنگ یدھو) (H.Soekarsono Sukri Mubarek Malang Yudho) اس دوران وفات پاگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بہتر متبادل مترجم ہمیں عطا فرمائے۔

نئے مکمل تراجم قرآن

اس سال جو تراجم قرآن مکمل تیار کروا کے شائع کئے گئے ہیں ان کی تعداد دو ہے۔

(۱) Jula۔ یہ آئیوری کوسٹ کی زبان ہے۔ جو فرانسیسی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ بورکینا فاسو میں بھی کسی حد تک یہ بولی جاتی ہے۔ مالی میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ کئی سالوں کی محنت سے یہ ترجمہ تیار ہوا ہے۔ امیر جماعت مکرم عبدالرشید انور صاحب نے مسلسل رابطہ رکھا اور اس طرح اب یہ ترجمہ طبع ہوا ہے۔

(۲) دوسری زبان جس میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ اس سال تیار ہو کر شائع ہوا ہے وہ کیکامبا ہے۔ کینیا کی تین بڑی زبانوں میں سے ایک ہے اور بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ہمارے احمدی دوست محترم Naaman Nitenge Lukindo صاحب نے کئی سالوں کی محنت سے یہ ترجمہ تیار کیا ہے۔ امیر جماعت مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب نے برابر مرکز سے رابطہ رکھا اور مترجم کو ہر قسم کی سہولت مہیا کی۔ الحمدللہ کہ اب یہ ترجمہ طبع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کسی بھی کتاب کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کا ترجمہ کرنا تو بے حد مشکل امر ہے۔ بعض دفعہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ کسی زبان میں کرواتے ہیں تو چیک کروانے پر پتہ چلتا ہے کہ اس میں بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اسے پھر سے درست کروانے کا کام شروع ہو جاتا ہے جو بہت طویل عرصہ چاہتا ہے۔

تراجم جو نظر ثانی یا کمپوزنگ کے مراحل میں ہیں

سر دست مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مختلف ۲۳ زبانوں میں مکمل قرآن کریم کا ترجمہ تیار کروایا جاچکا ہے۔

1. AFRIKAAN (South Africa) 2.Asante Twi (Ghana) 3. Baule, (Ivory Coast) 4.Bete (Ivory Coast) 5. Burmese (Myanmar) 6. Catalan (Spain) 7.Creole (Mauritius)8. Fulla (The Gambia) 9.Hungarian(Hungary) 10. Kanri (India) 11. Kazakh (Kazakhstan) 12. KiJaluo (Kenya) 13. Kikongo (Congo) 14. Kiribati (Fiji) 15.Lithuania(UK) 16. Malagasy (Mauritius) 17. Mandinka (The Gambia) 18. Sinhala (Sri Lanka) 19. Uzbek (Uzbekistan) 20. Wali (Ghana) 21. Wollof (The Gambia) 22. Xhosa (S. Africa) 23. Yao (Tanzania)

لیکن ابھی ان کی اچھی طرح چیکنگ ہونا باقی ہے۔ بعض تراجم کے ساتھ عربی متن کی Pasting ہونی باقی ہے اور بعض کی نظر ثانی ہونے والی ہے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قرآن کریم کی دورانِ سال تیاری ہوئی ہے۔

(۱) افریقان:

یہ جنوبی افریقہ کی زبان ہے۔ گزشتہ سال یہ ترجمہ تیار ہو گیا تھا لیکن نظر ثانی اور عربی متن کی Pasting ہونا باقی تھی۔ چنانچہ دورانِ سال ہمارے مبلغ مکرم عبدالرشید یحیٰ صاحب کی زیر نگرانی کمیٹی نے بہت محنت کے ساتھ اس کی نظر ثانی مکمل کر کے عربی متن کی پیسٹنگ بھی مکمل کرلی ہے اور اب یہ ترجمہ قرآن طباعت کے لئے تیار ہے۔

(۲) Fulla:

یہ گیمبیا کی زبان ہے۔ اس کا کچھ حصہ گزشتہ سال تیار ہو چکا تھا۔ دورانِ سال اس کی نظر ثانی کے علاوہ عربی متن کی Pasting مکمل کرلی گئی ہے اور انشاء اللہ یہ جلد ہی طباعت کے لئے پریس میں دے دیا جائے گا۔ ہمارے امیر مکرم باوا الیف تراولے صاحب کی زیرِ نگرانی استاذ عثمان۔ کے۔ باہ صاحب، استاذ احمد ووجالو صاحب اور مکرم Demba Bah صاحب پر مشتمل کمیٹی نے بہت محنت سے یہ ترجمہ تیار کیا ہے۔

(۳) Mandinka:

یہ بھی گیمبیا کی زبان ہے۔ دوران سال عربی متن کی پیسٹنگ بھی کرلی گئی ہے اور فائنل چیکنگ کے بعد یہ ترجمہ قرآن بھی چند ماہ میں انشاء اللہ طباعت کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اس ترجمہ قرآن کی کمیٹی میں مکرم Lanjanteh Singhate, Sanna K. Cham, Kemo Sonko, Sekou Omar Dibba, Fafanding Darbo شامل ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے رکھے۔

(۴) Yao:

یہ تنزانیہ کی زبان ہے۔ علی الیس موسے صاحب نے بڑی محنت کر کے اپنی طرف سے ترجمہ کر کے جماعت کے سپرد کر دیا ہے۔ اب اسے ٹائپ کرنے کے علاوہ عربی متن کی Pasting کرنی باقی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(۵) Sundanese:

Sundanese زبان جو انڈونیشیا کی زبان ہے۔ اس زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مع تفسیری نوٹس، کی دوسری جلد دوران سال تیار کی گئی ہے جو تیسرے اور چوتھے پارے پر مشتمل ہے۔ یہ انشاء اللہ جلد ہی شائع ہو جائے گی۔

زیر تکمیل تراجم قرآن

مندرجہ بالا تراجم قرآن کے علاوہ مندرجہ ذیل ۱۳ زبانوں میں تراجم زیر تکمیل ہیں۔

بوسنین (بوسنیا)۔ کریول (گنی بساؤ)۔ ڈیگبانی (گھانا)۔ ڈوگری (انڈیا)۔ Dusun (ملیشیا)۔ Etsako (نائیجیریا)۔ فانٹے (گھانا)۔ عبرانی (اسرائیل)۔ خمیر (کمبوڈیا)۔ لنگالا (کونگو)۔ ماؤرے (نیوزی لینڈ) مورے (بورکینا فاسو)۔ سموئن (فجی)۔

ان کے علاوہ کوشش ہے کہ مزید ۶ زبانوں میں تراجم قرآن شروع کروائے جائیں۔

ہمیں مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی سے کروانے کے لئے مترجمین کی تلاش ہے۔ اگر اس سلسلہ میں آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں تو براہ کرم جلد وکالت تصنیف لندن کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ کردش، ٹمنی، بلانتا (گنی بساؤ)، کریول (گنی بساؤ) ٹونگن (فجی)، رومانین، امھیرک، یوکرینین، اسٹونین، منگولین، سلوویک۔

مختلف کتب CDs پر

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور تفسیری نوٹس جسے حضرت ملک غلام فرید صاحب نے Edit کیا تھا اسے از سر نو ٹائپ سیٹ کروایا گیا ہے۔ ترجمہ اور Notes میں جو Misprints وغیرہ تھے ان کی بھی درستی کرلی گئی ہے اور اس کی CD تیار کرلی گئی ہے۔ یہ CD وکالتِ تصنیف سے دستیاب ہے۔ وکیل الاشاعت محترم مرزا انس احمد صاحب کی زیر نگرانی کمپیوٹر سیکشن اور پوری ٹیم نے بہت محنت سے اس پر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کے Cross-references وغیرہ کے لئے CD پر مزید کام محترم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے ذریعہ کروایا جارہا ہے۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں امریکہ جماعت نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ حضرت مسیح پاکؑ کی تمام کتب کا ۲۳ جلدوں پر مشتمل سیٹ جو روحانی خزائن کے نام سے شائع ہوا تھا اور ختم ہوچکا ہے۔ نیز ملفوظات کی ۱۰ جلدیں اور مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدیں اب CD پر دستیاب ہیں۔

انگریزی ترجمہ قرآن جو حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ نے فرمایا تھا اسے بھی CD پر محفوظ کروایا جارہا ہے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے بعض آیات کا متبادل ترجمہ سر دست کتابی صورت میں ضمیمہ کے طور پر طبع کروایا گیا تھا۔ اب CD میں اس ترجمہ کو متعلقہ آیات کے ترجمہ والے صفحات پر ہی فُٹ نوٹ کے طور پر دیا جارہا ہے تاکہ پڑھتے ہوئے دقت نہ ہو۔

امریکہ جماعت کے ذریعہ محترم قاری محمد عاشق صاحب کی آواز میں تلاوت قرآن کریم بھی CD پر محفوظ کروائی گئی ہے جبکہ انگریزی ترجمہ ایک پروفیشنل کی آواز میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ آڈیو CD ہے اور یہ بھی دستیاب ہے۔ یہ دراصل مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب آف پورٹ لینڈ نے تیار کرواکر جماعت کو دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ بھی ایک پروفیشنل کی آواز میں امریکہ جماعت نے CD میں محفوظ کیا ہے۔ اور یہ CD بھی دستیاب ہے۔

انشاء اللہ مزید کتب کو بھی CD پر محفوظ کیا جائے گا اور یہ احباب کے لئے دستیاب ہوں گی۔ انگلستان کی جماعت نے بھی اپنی مجلسِ شوریٰ میں اس کے متعلق مشورے کئے تھے۔ امید ہے انشاء اللہ انگلستان کی جماعت بھی اس پروگرام میں بھرپور حصہ لے گی۔

واضح رہے کہ یہ تمام کتب دیگر بہت سی کتب اور مضامین کے علاوہ جماعت کی آفیشل ویب سائٹ www.alislam.org پر دستیاب ہیں۔ اس ویب سائٹ کی ذمہ داری حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ امریکہ کے سپرد فرمائی ہے۔ اور جماعت امریکہ کی طرف اس وقت اس کے نگران ڈاکٹر شیخ نسیم رحمت اللہ صاحب، سیکرٹری سمعی وبصری امریکہ ہیں۔ یہ تمام CD's اور دیگر کتب آپ انٹرنیٹ پر بھی alislam on line store پر بھی آرڈر کرسکتے ہیں۔

ضمناً آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ اگر آپ نے جماعتی انٹرنیٹ کی web site کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو محترم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ ہماری انگریزی Web site کے علاوہ اس وقت عربی، چینی اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں بھی Web sites موجود ہیں۔

دیگر کتب کے تراجم

وکالت تصنیف کے ذمہ دوسرا اہم کام مختلف کتب کی تیاری اور تراجم کا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف ممالک میں مندرجہ ذیل ۳۱ زبانوں میں ۱۳۵ کتب اور فولڈرز تیار کئے گئے ہیں جن میں بعض طبع ہوچکے ہیں اور بعض ابھی شائع ہونے ہیں۔ ان کی رپورٹ وکالت اشاعت کی رپورٹ میں شامل ہوگی۔

افریقان، عربی، بوسنین، برمی، چینی، ڈینش، ڈچ، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ہاؤسا، انڈونیشین، کاذخ، خمیر، کیکونگو، لنگالا (کونگو)، مالاگاسی (مڈگاسکر)، ملے (ملیشیا)، نارویجن، پولش، پرتگیزی، روسی، سپینش، سواحیلی، سویڈش، تامل تھائی، اردو، اُزبک، قرغز، خوزا (جنوبی افریقہ) اور یوروبا۔

یہ تو تھیں وہ زبانیں جن میں دوران سال کتب یا فولڈرز طباعت کے لئے تیار کروائے گئے۔ جہاں تک اُن کتب یا فولڈرز کا تعلق ہے جو سر دست تیار کروائے جارہے ہیں یا جن پر کام ہورہا ہے۔ ان کی تعداد ۶۸ ہے اور یہ مختلف ۱۵ زبانوں میں تیار کروائے جارہے ہیں۔

کتب میں سے سب سے ضروری تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتب ہیں جن کے بعد دیگر کتب کی اہمیت ہے۔ یہ وہ خزائن ہیں جن کا وعدہ مسیح و مہدی کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا تھا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نہ صرف خود ان خزائن سے فائدہ اٹھانے والے بنیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس قابل بنائیں کہ وہ ان سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ ۵۰ زبانوں میں چھپا تھا۔ اس سال ۲ مزید زبانوں کا اضافہ ہوا اور اس طرح تعداد ۵۲ ہوگئی۔

Albanian, Afrikaans , Arabic, Assamese, Asante, Bengali, Bosnian, Bulgarian, Burmese, Chinese, Danish, Dutch, English, Esperanto, Fijian, French, German, Greek, Gujrati (for non-Muslims Gujrati (for Muslims), Gurmukhi, Hausa, Hebrew, Hindi, Indonesioan, Italian, Japanese, Kanri, Kiribati, Korean, Luganda, Malayalam, Manipuri, Marathi, Nepalese, Norwegian, Persian, Polish, Portuguese, Russian, Russian with Huzoor'smessage & Introduction, Sinhala, Swahili, Spanish, Swedish, Tamil, Telugu, Thai (2000 report. Printed in 1999. Thailand), Turkish, Uzbek, Waale, Xhosa , Yoruba, Yiddish .

......☆......☆......☆......

اس وقت میں مختصراً اردو اور انگریزی میں تیار ہونے والی چند اہم کتب کا ذکر احباب جماعت کے علم کی خاطر کردیتا ہوں۔ اردو زبان کی کتب کا اس لئے کہ ہماری بہت بڑی تعداد اردو دان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب بھی اردو میں ہیں اور انگریزی میں اس لئے کہ لمبے عرصہ سے انگریزی دان طبقہ کی طرف سے جائز طور پر مطالبات چلے آرہے ہیں کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نیز دیگر کتب کے انگریزی میں تراجم مہیا کئے جائیں تاکہ وہ ان کے علم اور ایمان میں اضافہ کا موجب ہوں۔ دوسری طرف جب مختلف زبانوں میں کتب کا ترجمہ کروانا مقصود ہوتا ہے تو اکثر مترجمین کو اردو نہ جاننے کی وجہ سے انگریزی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اردو سے انگریزی میں ترجمہ بہت احتیاط سے کروایا جائے تاکہ اصل اردو سے قریب ترین مضمون رہے۔

زیر تیاری اردو کتب

اس وقت اردو میں جو کتب تیار کی جارہی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب Ravelation Rationality Knowledge & Truth کا اردو ترجمہ ایک کمیٹی کررہی ہے جس میں ۱۳ افراد شامل ہیں۔ اس وقت تک ۶۱۵ صفحات کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ جبکہ نظر ثانی کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔ ترجمہ کے جائزہ کے سلسلہ میں بورڈ آف ایڈیٹرز کا اجلاس سید قمر سلیمان احمد صاحب کی زیر صدارت ہفتہ میں دوبار ہوتا ہے اور پھر اس ترمیم شدہ مسودہ کی مزید نظر ثانی محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف اور مکرم ذوالقرنین صاحب کرتے ہیں۔

(۲) حضور کا ایک لیکچر Islam's response to Contemporary Issues ہوا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ "اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل" کے نام سے تیار ہوچکا ہے جو مکرم محمود اشرف صاحب نے بہت محنت سے کیا ہے۔ اس کی اس وقت فائنل چیکنگ کی جارہی ہے۔

(۳) حضور کے جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۹۱ء کے موقع پر مستورات سے خطاب کا اردو ترجمہ بھی تیار ہوچکا ہے۔ اس کا عنوان ہے "مغربی معاشرہ اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" اس کی بھی فائنل چیکنگ ہورہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ انگلستان اور جرمنی کے موقع پر مختلف سالوں کے خطابات جو مکمل الفضل میں یا کسی دوسرے اخبار میں شائع نہیں ہوسکے تھے۔ انہیں حضور ایدہ اللہ نے خود Revise فرمایا ہے اور مختلف جگہوں پر حضور نے از سر نو مضمون لکھوایا ہے۔ ایسے ۲۶ خطبات درستیوں کے بعد ٹائپ سیٹ کروائے جارہے ہیں۔ انشاء اللہ کوشش ہوگی کہ جلد یہ سب کے لئے مہیا ہوسکیں۔

ان میں حضور کے خطبات کی سیریز عدل، احسان، ایتاءِ ذی القربیٰ کے موضوع پر چار تقاریر بھی شامل ہیں۔ اسی طرح "اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت" کے موضوع پر خطابات اور چاند اور سورج گرہن کے نشانات کے متعلق خطابات بھی شامل ہیں۔

زیر تیاری انگریزی کتب

انگریزی میں جو کتب تیار کروائی جارہی ہیں اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

Essence of Islam

استاذی المکرّم محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و ملفوظات میں سے مختلف موضوعات کے تحت اقتباسات جمع کئے تھے۔ اس مجموعہ کا نام "مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رُو سے" رکھا گیا تھا۔

اس کا انگریزی ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے کرنا شروع فرمایا تھا۔ اس کی پہلی دو جلدیں Essence of Islam کے نام سے شائع کی جاچکی ہیں۔ ان کی نظر ثانی کا کام ایک ٹیم کے سپرد کیا گیا تھا جبکہ اس کے بعد مکرم منور سعید صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اپنی ٹیم کے ممبران کے ساتھ ان جلدوں کی درستی و ٹائپ سیٹنگ کی ہے اور اس وقت مرکز میں فائنل چیکنگ ہورہی ہے۔

تیسری جلد بھی حضرت چوہدری صاحبؓ تیار کر گئے ہوئے تھے۔ اس کی پروف ریڈنگ اور درستی وغیرہ امریکہ میں کی جارہی ہے۔

Essence of Islam کی چوتھی جلد کی نظر ثانی کا کام مرکز میں کیا جارہا ہے۔

اس کی پانچویں جلد میں وہ اقتباسات شامل کئے جائیں گے جن کا ترجمہ حضرت چوہدری صاحبؓ نہیں کرسکے تھے یا اگر ترجمہ کیا تھا تو ریکارڈ میں مل نہیں سکا۔ ان کا ترجمہ کینیڈا کے مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے کردیا ہے جس کی چیکنگ مرکز میں کی جارہی ہے۔

چھٹی جلد کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت ایسے مضامین پر مشتمل اقتباسات کا انتخاب کیا گیا ہے جو اصل مجموعہ میں محترم سید میر داؤد احمد صاحب نے مرتب فرمایا تھا، شامل نہیں تھے۔ ان کا ترجمہ حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے بعد

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔

رسول اللہ اُس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری تمام بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۹ر اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۹ر ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِآْيْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ.﴾ (سورة الزمر:۷۰)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اے ہمارے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو تُو ہی قائم رکھنے والا ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تُو ہی زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا ربّ ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، سب کا نُور ہے۔ تُو حق ہے۔ تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! مَیں تیری ہی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لایا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور اپنے تمام جھگڑے تیرے ہی حضور پیش کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ میری اگلی اور پچھلی، ظاہری اور پوشیدہ تمام خطائیں معاف فرما اور وہ خطائیں جنہیں تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری، کتاب التوحید)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں خدا کا بندہ اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدمؑ ابھی مٹی کی حالت میں تھے۔ مَیں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں اور وہ ہے میرے باپ ابراہیمؑ کی دعا، اور عیسیٰ کی میرے بارے میں بشارت، اور میری والدہ کی خواب جو انہوں نے دیکھی۔ نبیوں کی مائیں اسی طرح خوابیں دیکھا کرتی ہیں۔

عبدالأعلى بن هلال السّلَمِيُّ نے بھی عرباض بن ساریہ سے یہی روایت کی ہے جس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے جب آپؐ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نُور دیکھا جس سے شام کے محلّات روشن ہو گئے۔

(مسند احمدبن حنبل۔ مسندالشاميين)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”دنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اُس کے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقّت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اُس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس سچے معبود کی عظمت اور تاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اُس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد ﷺ نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اُس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اِس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔...... اے سننے والو! سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نُور ہے چمکے گا۔“ (تبليغ رسالت۔ جلد ششم۔ صفحه ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

”جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور آپؐ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپؐ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپؐ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نُور جو آنحضرت ﷺ پر اُترتا ہے، اُس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نُور کی باہم منافات ہے، وہ ظلمت جو اُس کے اندر ہے، دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ اور پھر اس نُور سے قوت پاکر اعلیٰ درجے کی نیکیاں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نُور چمک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلّی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نُور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نُور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نُور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ایمانی نُور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔“

(ريويو آف ريليجنز۔ جلد اوّل۔ نمبر ۵۔ صفحه ۲۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو

سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفّاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔" (چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (فارسی منظوم کلام میں سے) چند اشعار کا ترجمہ:

"اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔ رسول اللہ اُس کے نور کا پَر تو ہیں اور ہماری ساتھ بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہی سردار، سید اور جان کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی۔ اس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے۔ وہ شخص جس کا راہنما مصطفیٰ ہو، اُس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے۔ وہ رسول معظم ہے جسے خدا نے صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے۔ تو پھر کونسی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے اور وہ کونسی اونچی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے۔ خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کے لئے خدا صبح و شام کو پیدا کرتا ہے۔ ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے اور اُن کے چہروں سے توحید کا نُور ٹپکتا ہے۔ اگرچہ کہنے کو وہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں"۔

(اخبار بدر جلد ۸۔ نمبر ۲۷۔ بتاریخ ۲۹/اپریل ۱۹۰۹ء)

پھر فرماتے ہیں:

"بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچا دیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس مَیں بخشش کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ مَیں بے ضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ مَیں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔ مَیں نبی ﷺ کے دودھ اور آپؐ کے چشمے سے پلا ہوں اور غارِ حرا کے آفتاب سے مجھے نُور عطا کیا گیا ہے"۔ (انجام آتھم)

❀❀❀..................❀❀❀

جماعت احمدیہ بلجیم کے دسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(مرتبہ: نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلیجم)

جماعت ہائے احمدیہ بلجیم کا دسواں جلسہ سالانہ اپنی دینی روایات اور اپنے روحانی ماحول کے ساتھ بفضلہٖ تعالیٰ مورخہ ۲۸/تا ۳۰/جون ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار بمقام بیت السلام برسلز منعقد ہوا۔ امسال برادرم منور احمد صاحب بھٹی کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا اور خاکسار نے افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل تقسیم کار کے لئے مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس ہوا اور نائبین، ناظمین اور معاونین مقرر کر کے ان کی لسٹیں بنائی گئیں۔ تقریباً دو ماہ قبل ہی جلسہ کے لئے وقار عمل شروع ہو گئے جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت مختلف مجالس وقار عمل کے لئے آتی رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ گاہ

امسال بدھ کی بجائے سوموار کو مارکیز لگائی گئیں اور بڑی آسانی سے جلسہ گاہ کو اچھی طرح سجایا جا سکا۔ امسال موجود حالات کی نسبت سے سٹیج کے بڑے بینر پر اسلام اور امن کے مضمون کو نمایاں کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف بینرز سے جلسہ گاہ کو اور سٹیج کو پھولوں سے سجایا گیا۔ مشن کے احاطہ میں داخلہ کے لئے آرائشی گیٹ بنایا گیا جو ہر گزرنے والے کے لئے توجہ کا باعث رہا۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر لوکل خطبہ جمعہ سے نماز جمعہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سے متعلق مختلف امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ جن میں صفائی، نرم بول چال، جلسہ کے پروگرامز میں شمولیت وغیرہ شامل تھے۔ دو بجے ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کے بعد چار بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے افتتاحی اجلاس کی ابتداء ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد افتتاحی تقریر مکرم امیر صاحب بلجیم نے کی۔ افتتاحی دعا کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے "داستان اسیری" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خاکسار نے "آداب گفتگو اور زبان کا مناسب استعمال" کے موضوع پر تقریر کی۔

دیگر اجلاسات

ہفتہ کے روز دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں برادرم مبشر احمد صاحب ہاشمی اور مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے بالترتیب آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک اور حضرت مسیح موعودؑ کا دشمنوں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے کی۔

ہفتہ کے روز دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر برادرم مقصود الرحمٰن صاحب نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" پر کی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی۔

اتوار کے روز پہلے اجلاس میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر تبلیغ میں دلچسپی کیسے ہو سکتی ہے کے موضوع پر مکرم منور احمد صاحب بھٹی نے کی۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب شاہین نے "ایم ٹی اے، ایک آسمانی مائدہ" کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی صدارت محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی۔

تبلیغی مجالس

حسب سابق امسال بھی تین تبلیغی مجالس ہوئیں۔ ایک مجلس اردو بنگلہ بولنے والوں کی تھی جس میں بنگالی، سکھ، افغانی، پاکستانی اور نیپالی شامل تھے جن کی تعداد ۴۵ تھی۔

ڈچ تبلیغی مجلس میں سوالات کے جوابات مکرم عبدالحمید صاحب، مکرم اظہر نعیم صاحب نے دئے۔ مکرم ٹوم احمد صاحب نے ڈچ زبان میں تقریر کی۔ اس مجلس میں ۳۹ مہمان شامل ہوئے۔

فرنچ تبلیغی مجلس میں انگریزی بولنے والے مہمان بھی موجود تھے اس لئے انگریزی میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ اس مجلس میں ۳۲ مہمان حاضر ہوئے۔ اس طرح کل ۱۱۶ غیر از جماعت کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

بیعتیں

امسال چھ عربی / فرنچ بولنے والوں کو بیعت کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

مجلس سوال و جواب

بروز ہفتہ نماز مغرب و عشاء سے قبل اردو زبان میں سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی خاکسار نے سوالات کے جوابات دئے۔

ترجمانی

امسال تین زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام برادرم ظہور الٰہی صاحب کے زیر انتظام موجود تھا۔

ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث کا بھی انتظام رہا۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار چار بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب بلجیم نے اختتامی خطاب کیا اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

حاضری

امسال مرد و زن کی کل حاضری ۵۲۵ رہی۔ مستورات کے جلسہ کی حاضری ۲۰۴ رہی۔ زیر تبلیغ مہمانوں کی حاضری ۱۱۶ تھی۔ یوں کل حاضری ۶۴۱ رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ تقاریر کرنے والوں اور ترجمانی کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ تمام خدمت کرنے والوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اسی طرح غیر از جماعت مہمانوں کو قبول حق کی توفیق دے۔ آمین

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ

Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests
MIT IHK- ZERTIFIKAT
E-mail: Khalid@t-online.de
WWW.Professional-ittrainingcenter.de
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75
Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735
MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE
EHRHARTSTR.4
3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھبیسویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب وکامران اور بابرکت انعقاد

دس ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ وفاقی، صوبائی وزراء اور پارلیمنٹ کی اسمبلیوں کے اراکین کے حاضرین سے خطابات۔

وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ اونٹاریو کے پیغامات تہنیت۔ جہاد کا اسلامی تصور کے بارہ میں نہایت شاندار نمائش۔

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھبیسواں جلسہ سالانہ بروز جمعۃ المبارک پانچ جولائی سے شروع ہو کر اتوار کے روز سات جولائی 2002ء کو بعد دوپہر اختتام پذیر ہؤا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام میں بعض ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل تھے اس لئے یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ میٹرو ٹورانٹو کے مشہور و معروف انٹرنیشنل سینٹر کے وسیع و عریض اور خوبصورت ہال میں منعقد ہؤا۔ ایئر پورٹ پر آتے ہی دور سے ایک بہت بڑا الیکٹرانک بورڈ خوبصورت اور رنگین روشنیوں کی مدد سے اس پر شوکت للّٰہی جلسہ کا اعلان کر رہا تھا جو آج سے ایک صدی قبل حضرت بانی سلسلہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے برصغیر کی ایک گمنام بستی قادیان دارالامان میں اپنے چند جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ شروع کیا تھا۔

کینیڈین میڈیا اور جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ سے قبل مقامی اخبارات نے جلی حروف میں پورے صفحہ پر جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اعلانات شائع کئے۔ اور بعض اخبارات نے جلسہ سالانہ کی کاروائی کے کچھ حصے مع تصاویر نمایاں طور پر چھاپے۔ کینیڈین ٹیلی ویژن نے مقامی اور قومی خبروں کے دوران ایک سے زائد بار جلسہ سالانہ کی جھلکیاں دکھائیں۔

جلسہ سالانہ کی چند خصوصیات

جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات میں وسیع تر انتظامات کئے گئے۔ پارکنگ کا وسیع و عریض نہایت عمدہ انتظام تھا۔ امسال جلسہ سالانہ کے دونوں ہال یعنی مردانہ اور مستورات کا جلسہ گاہ ایئر کنڈیشنڈ تھے۔ یہ ہال اتنے وسیع و عریض اور کشادہ تھے کہ جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات یعنی شعبہ استقبال، رجسٹریشن، رہائش، ٹرانسپورٹ، نمائش، بک سٹال، بازار، کھانے کا انتظام، نمازوں کی ادائیگی کا وسیع ہال، ابتدائی طبی امداد و ہومیوپیتھک ڈسپنسری، ایم ٹی اے بوتھ، تراجم، صاف ستھرے کثیر واش روم وغیرہ سب اسی میں تھے۔ اس سہولت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہؤا کہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد باہمی رابطے اور ملنے جلنے socialization میں دوستوں کو بہت آسانی رہی۔ جگہ جگہ مسکراتے ہوئے چہرے اخلاص و خدمت سے معمور پیکر جلسہ سالانہ کی رنگینیوں میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

دوسری اہم خصوصیت اس جلسہ کی یہ تھی اس موقع پر سٹیج کے پیچھے ایک بہت بڑی قد آور سکرین تھی جس کے ایک طرف مسجد بیت الاسلام اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھبیسویں جلسہ سالانہ کا اعلان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پر شوکت الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" رقم تھا۔ تمام تقاریر کے دوران مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں Computer Video Slide Show Presentation کا خصوصی اہتمام تھا۔ اس طرح ہر مقرر کی تقریر کی تفصیل اور خاص طور پر قرآن کریم، احادیث النبی ﷺ، بائبل اور بعض دیگر حوالہ جات، تجزیئے، اعداد و شمار، گراف اور جلسہ کی تمام کاروائی قد آور سکرین پر ساتھ ساتھ دکھائی دیتے تھے جو نفس مضمون کو سمجھنے میں بہت مدد و معاون تھے اور خاص طور پر سامعین کی توجہ اور دلچسپی کو برقرار رکھنے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ تھے۔

ترجمہ کی سہولت:

مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں انگریزی زبان میں کی جانے والی تقاریر کا رواں اردو زبان میں اور اردو زبان میں کی جانے والی تقاریر کا رواں انگریزی زبان میں ترجمہ کا خاطر خواہ ساتھ ساتھ انتظام تھا۔

پہلا دن۔ جمعۃ المبارک
۵؍جولائی ۲۰۰۲ء

امسال مردانہ جلسہ گاہ میں چار اجلاس ہوئے جس میں سولہ معزز مہمانوں کے خطابات کے علاوہ چودہ تقاریر ہوئیں جب کہ مستورات کے جلسہ گاہ میں دو اجلاس منعقد ہوئے اور آٹھ تقاریر ہوئیں۔ مستورات کے جلسہ گاہ میں دونوں اجلاس کی صدارت محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے کی۔

پہلا اجلاس:

پہلا اجلاس ساڑھے پانچ بجے شروع ہؤا۔ جس کی صدارت جماعت احمدیہ کینیڈا کے نائب امیر دوم مکرم ملک لال خان صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔

تلاوت، نظم اور ترجمے کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے اپنا افتتاحی خطاب میں سورۃ الجمعہ کی ابتدائی کے آیات کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں بھی اسی رنگ میں رنگین تھے جس رنگ میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رنگین تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ آپ نے اپنی جماعت میں زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کروایا۔ چنانچہ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق باللہ، خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ اور قبولیت دعا کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

مکرم امیر صاحب کے بعد دوسری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسس ساگا کی تھی آپ نے تعلق باللہ کے موضوع پر انگریزی میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں خدا تعالیٰ سے روحانی تعلق پیدا ہونا چاہئے۔ پھر آپ نے تعلق باللہ کے ذرائع و وسائل کا ذکر کرتے ہوئے مجاہدہ، دعا، صحبت صادقین، نماز، روزہ، نوافل، تہجد، صدقہ و خیرات، اعلیٰ اخلاق جیسے امانت و دیانت، عدل و انصاف، ایثار و قربانی، ایفائے عہد، طہارت و نفاست، محبت و مودت، ، اطاعت و فرمانبرداری، اخوت و تعاون وغیرہ پر روشنی ڈالی۔

پہلے اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کی تھی۔ آپ نے قرآن کریم پر اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حال ہی میں بعض مستشرق علماء نے قرآن حکیم پر اعتراضات کئے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر واشنگٹن میں چھپی ہوئی ایک کتاب الفرقان الحق میں اٹھائے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے پہلے اجلاس میں مکرم امیر و مشنری انچارج کینیڈا کا افتتاحی خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہؤا۔ اس کے بعد محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ نے اللہ تعالیٰ ہمارا دائمی آقا و مولیٰ کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جب کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا و مولیٰ ہے کے موضوع پر اردو میں محترمہ طاہرہ صدیقہ، صدر لجنہ ویسٹن ساؤتھ نے تقریر کی۔ دونوں مقررات نے اپنے اپنے منفرد انداز میں نفس مضمون کو نہایت خوبصورتی سے نبھایا۔ اور روزمرہ کی زندگی میں اپنے اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق پیدا کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترمہ نادیہ خان صاحبہ کی تھی۔ آپ نے قرآن کریم ہدایت کا سرچشمہ ہے کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جب کہ اردو زبان میں محترمہ نصرت مرزا صاحبہ نے اسی مضمون پر اظہار خیال کیا۔

دوسرا دن۔ ہفتہ
۶؍جولائی ۲۰۰۲ء

دوسرا اجلاس:

دوسرا اجلاس پونے گیارہ بجے شروع ہؤا جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت، تحریک جدید ربوہ نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں جو اردو زبان میں تھیں اور انگریزی میں رواں ترجمہ کا ساتھ ساتھ انتظام تھا۔ اس اجلاس کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست نشر ہوئی۔

تلاوت، نظم اور ترجمے کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب، مشنری وینکوور کی تھی۔ آپ نے سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا موصوف نے حضرت اقدس کے چند جلیل القدر صحابہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت شہزادہ سید عبداللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نواب محمد علی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حافظ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سید سرور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت منشی اروڑے خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بابو فقیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ کے نہایت مختصر واقعات بیان کئے۔

دوسری تقریر مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری ویسٹرن ریجن مقیم کیلگری کی تھی۔ آپ نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام"۔ احیائے دین کے موضوع پر نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا مرکزی نکتہ لاالہ الا اللہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت اقدس کی زندگی کے شب و روز توحید باری تعالیٰ کے قیام، خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر زندہ یقین اور شریعہ حقہ اسلامیہ کے قائم کرنے پر صرف ہوئے۔ آپ نے اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر ایمان افروز روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب، مشنری ایڈمنٹن کی تھی۔ آپ نے سیرت صحابہ حضرت رسول کریم ﷺ۔ ابتلاء و مشکلات پر صبر کامل کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے مسلمانوں پر جور و ستم کی دردناک داستان بیان کرتے ہوئے شمع ہدایت کے پروانوں کے عدیم المثال صبر و تحمل اور عشق و وفا کے جاں گداز واقعات بیان فرمائے۔

اس اجلاس کا آخری اور صدارتی خطاب مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا تھا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ بحیثیت انسان کامل کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے سورۃ طٰہٰ میں انسان کامل کا لفظ صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کے لئے استعمال کیا ہے آپ نے رسول کریم ﷺ کے حسن و جمال، علم و فضل، عفت و حیا، امانت و دیانت، صبر و تحمل، حلم و بردباری، جود و سخا، شجاعت و بہادری، عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، محبت و شفقت، دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک اور دیگر اوصاف کریمانہ کا ذکر کیا اور سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

جماعت احمدیہ کے مختلف پروفیشنل ایسوسی ایشنز کے اجلاس

دوسرے دن جلسہ گاہ کی مختلف جگہوں پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے جماعت احمدیہ کینیڈا کی درج ذیل پروفیشنل ایسوسی ایشنز کے اجلاس ہوئے۔

Ahmadiyya Medical Association Ahmadiyya Artitecture Association, Ahmadiyya Lawyers Association

ان اجلاسوں میں یہاں کے احمدی ڈاکٹروں، انجینئرز اور وکلاء حضرات نے شرکت کی۔

ڈاکٹر ڈوئی کی ہزیمت پر ایک دستاویزی پروگرام ہمارے کینیڈین بھائی مکرم عطاء الواحد LayHaye صاحب نے پروفیسر ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کی ہزیمت پر ایک نہایت معلومات افزا دستاویزی پروگرام Sign for North America تیار کیا۔ جسے دوسرے دن دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے دوران دکھایا گیا۔ یہ دستاویزی فلم تقریباً ایک گھنٹہ کی تھی۔ یہ پروگرام ہر خاص و عام کی دلچسپی کا مرکز بنا رہا۔ اور اسے کثیر تعداد میں حاضرین نے دیکھا۔

تیسرا اجلاس:

تیسرا اجلاس شام سوا چار بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب مشنری لاس اینجلس، امریکہ نے کی۔

تلاوت، نظم اور ترجمے کے بعد مکرم کرنل دلدار احمد صاحب، سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک پیش کیا جس میں اس دار فانی سے رخصت ہو جانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کی گئی ہے۔ اس کے بعد مکرم کرنل صاحب موصوف نے دوران سال کینیڈا میں وفات پا جانے والے اٹھائیس (۲۸) مرحومین کے اسمائے گرامی مع تاریخ وفات پڑھ کر سنائے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی تحریک کی۔

قیام امن کے موضوع پر ایک دلچسپ اور معلومات آفریں مذاکرہ

اس اجلاس کی ساری کارروائی انگریزی میں تھی اور اس کے رواں اردو ترجمہ کا انتظام تھا۔ اس خصوصی نشست میں جید علماء، محققین اور پروفیسر حضرات نے عہد حاضر میں امن عامہ کے مختلف پہلوؤں کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔

پہلی تقریر مکرم عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب کی تھی۔ آپ نے تاریخ کے آئینہ میں امن عالم کے لئے سیاسی کوششوں کی بے ثباتی کا تذکرہ کیا۔ اور موجودہ عالمی سیاست کی دھاندلیوں پر اجمال سے روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا صاحب کی تھی۔ آپ نے دنیا میں بڑھتی ہوئی معاشی ناانصافیوں اور بدعنوانیوں کے اعداد و شمار پیش کئے۔ اور قرآن کریم سے قیام امن اور موجودہ عالمی اقتصادی مسائل کے حل کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔

تیسری تقریر مکرم پروفیسر ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب کی تھی۔ آپ نے سائنسی نقطہ نظر سے انفرادی امن کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی۔ آپ نے اسلام کے سادہ اصولوں، روحانیت اور توکل کو انفرادی امن کی بنیاد قرار دیا۔

چوتھی اور آخری تقریر ہمارے کینیڈین بھائی مکرم عطاء الواحد LayHaye کی تھی۔ آپ نے قیام امن کے لئے سماجی اور معاشرتی امن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اور موجودہ معاشرتی مسائل کے حل کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات پیش کیں۔

ان تقاریر کے بعد سوال و جواب کا ایک بہت خوبصورت اور دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جس میں حاضرین نے گہری دلچسپی لی۔ اور قیام امن کے سلسلہ میں مختلف پہلوؤں سے سوالات کئے جن کے جوابات مقررین حضرات نے دیئے۔ تاہم سوالات اتنے زیادہ تھے کہ تمام سوالات کے جوابات دینا محدود وقت میں ممکن نہ تھا۔

صوبائی وزیر صحت کا خطاب

اس مذاکرہ کے دوران جماعت احمدیہ کینیڈا سے خاص لگاؤ رکھنے والے صوبائی وزیر صحت عزت مآب Hon. Tony Clement بھی تشریف رکھتے تھے۔ دوران کارروائی جب انہیں اظہار خیال کا موقع دیا گیا تو انہوں نے انتہائی شاندار الفاظ میں اسلامی معاشرہ کے اصولوں کی تعریف کی اور امن عامہ کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کا اعتراف کیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں تیسرا اجلاس شام چار بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں چھ تقاریر ہوئیں تلاوت، نظم اور ترجمے کے بعد پہلی تقریر محترمہ ثانیہ خان صاحبہ کی تھی۔ آپ نے مغربی معاشرہ میں اسلامی اقدار پر عمل کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جب کہ دوسری تقریر محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ کی تھی۔ آپ نے اسی موضوع پر اردو زبان میں اظہار خیال کیا۔ اور بتایا کہ ہم اس معاشرہ میں رہتے ہوئے کس طرح اسلامی اقدار پر عمل کر سکتے ہیں۔

تیسری تقریر محترمہ عطیہ چوہدری صاحبہ کی تھی۔ آپ نے اسلام، امن اور رواداری کا مذہب کے عنوان پر انگریزی میں اظہار خیال کیا۔ اور اسی موضوع پر چوتھی تقریر محترمہ فتیحہ مجید صاحبہ نے اردو زبان میں کی۔ اور بتایا کہ موجودہ بحران میں نام نہاد مسلمانوں اور کٹر ملاؤں نے جہاد کا غلط تصور پیش کیا ہے جب کہ جہاد کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ان کے بعد نومبائع احمدی خاتون محترمہ Monika Danowska نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور ان کی تقریر کا خلاصہ اردو زبان میں محترمہ صدر صاحبہ نے بیان کیا۔

اس اجلاس کی آخری اور صدارتی تقریر محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے مسلمان خواتین کے بارہ میں غلط تصورات کے موضوع پر انگریزی میں خطاب فرمایا اور بعدہ اپنی تقریر کا خلاصہ اردو زبان میں پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے جس جامعیت اور شان کے ساتھ عورتوں کے حقوق کی کامل حفاظت کی ہے اس کی مثال دنیا کا کوئی اور مذہب اور معاشرہ پیش نہیں کر سکتا۔

تیسرا دن۔ اتوار ۷ر جولائی ۲۰۰۲ء

چوتھا اور آخری اجلاس:

جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری اجلاس جماعت احمدیہ کے تعارف اور تبلیغی نقطہ نظر سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ غیر از جماعت دوستوں سے جو رابطے سارا سال قائم کئے جاتے ہیں کوشش کر کے ان سب کو اس اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے معزز مہمانوں کی ہوتی ہے جو حکومت کینیڈا کے سیاسی اور غیر سیاسی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں جن میں وفاقی و صوبائی وزراء، مرکزی و صوبائی پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، کونسلرز اور سفارتی نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ ایسا ہی سماں تھا۔ انٹرنیشنل سینٹر کے دونوں وسیع و عریض اور کشادہ ہال یعنی مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں کوئی جگہ خالی نظر نہیں آتی تھی۔ تمام ہال کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے، تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ استقبالیہ کمیٹی کے رضاکار ہر طرف مصروف نظر آتے تھے۔

یہ اجلاس صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ کینیڈا کے نائب امیر اول مکرم بیرسٹر عبدالعزیز خلیفہ صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست نشر ہوئی۔

تلاوت، نظم اور ترجمہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری ایسٹرن کینیڈا مقیم آٹواہ نے "جہاد یا دہشت گردی کا اسلامی تصور" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اسلام میں جہاد کے تصور کو خوب صراحت اور وضاحت سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ اسلام دہشت گردی کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ اسلام امن، سلامتی، رواداری، بھائی چارہ اور اخوت و محبت کا مذہب ہے۔

تقسیم انعامات و علم انعامی

اس تقریر کے بعد تقسیم انعامات اور علم انعامی کی تقریب شروع ہوئی۔ مکرم سید مکرم نظیر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مختصر تعارف پیش کیا اور بتایا کہ حسن کارکردگی کی بنا پر مجلس خدام الاحمدیہ وینکوور علم انعامی کی مستحق قرار پائی جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ دوئم اور مجلس خدام الاحمدیہ سکاربرو سوئم قرار پائی۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اول آنے والی مجلس کے قائد کو علم انعامی اور دوم اور سوم آنے والی مجالس کے قائدین کو دیگر اسناد خصوصی اور انعامات عطا فرمائے۔

آخری اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی تھی۔ آپ نے قرآن کریم خدا کا کلام ہے کے موضوع نہایت علمی اور تحقیقی تقریر کی۔ آپ نے مستند حوالوں سے قرآن کریم کی عظمت و شوکت، حقیقی و دائمی اور کامل شریعت ہونے کے قرآن کریم سے ہی دلائل پیش کئے۔

معزز مہمانوں کے خطابات اور پیغامات تہنیت

اس تقریب کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے متعدد معزز مہمانوں کا تعارف کروایا جن کا تعلق مختلف سیاسی جماعتوں اور مختلف اعلیٰ عہدوں سے تھا۔ پھر آپ ایک ایک مہمان کا تعارف کرواتے اور معزز مہمان باری باری اپنے جذبات کا اظہار کرتے جاتے تھے۔ اس خصوصی اجلاس میں مختلف معزز مہمانوں نے

حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جن میں مارکھم شہر کے ڈپٹی میئر Frank Scarpitti، مسی ساگا کی میئر Hazel McCallion، صوبائی اسمبلی انٹاریو کے رکن Gregory Sorbara، انٹاریو لبرل پارٹی کے قائد Dalton McGuinty، انڈیا کے قونصلر Krishan Khetarpal، قومی اسمبلی کے رکن اور پارلیمنٹری سیکرٹری گوربخش سنگھ ملہی، Joe Peschisolido, MP، وفاقی اسمبلی کے رکن عزت مآب Art Eggleton PC,MP، پکرنگ کے Don Mc Teague, MP، سکاربرو شہر کے Jim Karygiannis, MP، Depak Obhrai, MP، ڈپٹی کونسل جنرل آف جرمنی Mrs. Marianne Bath شامل ہیں۔ سب سے آخر میں مہمان خصوصی عزت مآب The Hon. Jean Augustine, PC, MP. Secretary of the State, Minister of Multiculturism and status of women نے خطاب کیا۔ آپ نے وزیراعظم کینیڈا عزت مآب The Hon. Jean Chretian کی نمائندگی کی۔

مذکورہ بالا تمام مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے نظم وضبط اور رضاکارانہ وسماجی خدمات کو سراہا۔ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کی تعریف کی۔ نیز جماعت کی امن پسند پالیسی کو خراج تحسین پیش کیا۔

ان معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے حاضرین سے بنی نوع انسان کا مستقبل کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تاریخ کے آئینہ میں عالمی سیاسی تبدیلیوں کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے قرآن کریم، بائبل، دیگر صحیفوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئیوں کے حوالہ جات سے بتایا کہ آج بنی نوع انسان کو تیسری عالم گیر جنگ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ مگر سوائے اس کے کہ بنی نوع انسان اپنے خالق اور مالک کی طرف لوٹ آئے۔ امن وسلامتی کو قائم کرے۔ مکمل اور قطعی انصاف فراہم کرے۔ نسلی منافرت کا قلع قمع کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی رکھے۔ آپ نے آخر میں اجتماعی دعا کروائی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کا سہ روزہ چھبیسواں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اختتامی اجلاس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں نہایت شاندار اور پر تکلف ظہرانہ پیش کیا گیا جو ایئر کنڈیشنڈ ہال میں تھا۔ جس میں ایک ہزار کے لگ بھگ مہمانوں نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں تمام رضاکاروں نے ہر شعبہ میں بڑی محنت، جانفشانی، تندہی اور اخلاص کے ساتھ قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام رضاکاروں کے اخلاص اور ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ اور اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ دعاؤں سے وافر حصہ عطا کرے۔ اور جلسہ سالانہ کی تمام برکات اور انوار کینیڈا کے طول وعرض میں پھیل جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بارگاہ سے آئندہ بھی اس سے بہتر اور باثمر مساعی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

بقیہ: بم دھماکہ کے شہداء از صفحہ نمبر ۱۲

(۷)...... سب سے آخر پر اپنے بہت مخلص بھائی ممتاز الدین احمد صاحب کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ کھلنا مسجد اور کمپلیکس کے آغاز سے ہی خادم مسجد، مؤذن اور نگہبان مقرر تھے۔ کھلنا مسجد اور کمپلیکس کا آغاز ۱۹۸۲ء میں ہوا تھا۔ اس زمانہ میں یہاں صرف ممتاز الدین صاحب، محترم عبدالعزیز صاحب جو صدر کھلنا بنے اور اب نائب امیر ڈھاکہ ہیں یہاں رہتے تھے۔ روز اول سے ہی شدید مخالفت ہوتی رہی اور شروع سے ہی ممتاز الدین صاحب مسجد کی حفاظت کرتے چلے آرہے تھے۔

آپ ایک ہر فن مولا قسم کے نایاب گوہر تھے۔ آپ بھی جوتندر نگر یعنی سندر بن کے رہنے والے تھے۔ قریباً ۵۵ سال کی عمر میں آپ نے شہادت حاصل کی۔ والد مرحوم کا نام غازی کفیل الدین صاحب تھا۔ آپ نے ۱۹۶۶ء یا قریب زمانہ میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس کے بعد سندر بن جماعت کی مسجد، اس کے بعد ڈھاکہ مرکزی مسجد اور اس کے بعد کھلنا مسجد میں بطور مؤذن اور خادم مسجد قریباً ۳۲ سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کھلنا مسجد کے بم دھماکہ میں مکرم ممتاز الدین صاحب شدید زخمی ہوگئے۔ میری طرح ان کی بھی ایک ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹ دی گئی۔ بعد میں اور اوپر سے بھی کاٹنی پڑی۔ لیکن بالآخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور بھائی ممتاز الدین نے ۲۳؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو پندرہ روز ہسپتال میں رہ کر شہادت کا رتبہ حاصل کرلیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوی، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

بھائی ممتاز الدین کام کے دھنی تھے۔ بہت سے کام کرتے تھے۔ اذان دیتے، مسجد اور کمپلیکس کی صفائی رکھتے، حفاظت کرتے۔ ہر چیز کی دیکھ بھال کرتے۔ بجلی مرمت کرتے، فرنیچر مرمت کرتے۔ الغرض غریب جماعت کی ہر چیز سنبھالتے اور بہت سا روپیہ بچاتے۔ عجیب بات ہے کہ پڑھے لکھے نہ تھے، صرف بنگلہ پڑھ سکتے تھے۔ مگر تھے ہومیوپیتھی ڈاکٹر۔ میں نے دیکھا بعد کے زمانہ میں لوگ آپ کو ڈاکٹر کہتے تھے۔ بات یہ تھی کہ کھلنا جماعت نے فری فضل عمر ہومیو شفاخانہ کھول رکھا تھا مگر تنخواہ دے کر ڈاکٹر نہ رکھ سکتے تھے۔ چنانچہ بھائی ممتاز صاحب بعد نماز ظہر اور بعد نماز عصر لوگوں کو ہومیو پیتھی دوائی دیتے تھے۔ سندر بن جماعت میں مرحوم ومغفور مولانا محب اللہ صاحب مربی سلسلہ لوگوں کی بیماری کے احوال سن کر دوائی تجویز کرتے، ممتاز الدین پاس رہ کر سنتے اور دیکھتے تھے۔ ڈھاکہ میں محترم مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش مرحوم ومغفور لوگوں کے احوال سن کر دوائی تجویز کرکے ممتاز صاحب کو کہتے کہ اس کو فلاں دوائی دے دو۔ یہ بھی ممتاز صاحب شہید کی ہومیوپیتھی تعلیم کا کمال۔ بعد میں ایک کتاب بھی ممتاز صاحب کو خرید کردی گئی۔ وہ بھی کبھی کبھی دیکھتے تھے۔ میں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ روزانہ بھائی ممتاز صاحب کم وبیش ایک سو مریضوں کو دوائی دیتے تھے۔ تعجب یہ ہے کہ بعض دفعہ لاعلاج قرار دئے گئے دولتمند مریض ادھر آجاتے تو قسمت آزمائی کے لئے ممتاز صاحب کی فری پانی والی دوائی لے جاتے اور شفا بھی پاجاتے۔

آپ علاقہ کے لوگوں کی اور بھی ہر طرح سے خدمت کرتے تھے۔ غریب لوگ آپ کے پاس آتے تھے۔ لڑکوں کے ختنے کرواتے، چھوٹے موٹے آپریشن بھی کردیتے تھے۔ کسی کو پھوڑا نکلا ممتاز صاحب نے آپریشن کردیا۔ اپنے پاس انجکشن وغیرہ بھی رکھتے تھے۔ اگر کوئی دوست رقم دیتے تو آپ لے لیتے اور کوئی نہ دے تب بھی کوئی حرج نہ ہوتا۔ کسی کو محروم نہ رکھتے تھے۔

آخر میں یہ بھی مجھے کہنا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بم دھماکہ کے بعد فوری طور پر ہماری لجنہ اماء اللہ اور باہمت بہنوں نے برقع پہنے ہوئے مردوں کی طرح دلیری اور ہمت سے زخمیوں کی خدمت شروع کردی۔ زخمی کو ہسپتال لے کر جانا پھر ہسپتال جاکر بھی بہت سی خدمات انجام دیں۔ کسی کو کپڑے لاکر دئے کسی کو دوائی لاکر دی۔ دوائی کھلانا وغیرہ۔ یہ عظیم عورتیں بجائے چیخ وپکار کے زخمیوں کی ہمت بندھاتی رہیں۔ دلاسے دیتی رہیں اللہ اور رسول کی باتیں کرکے ماحول کو پاکیزہ بنا کر رکھا۔ حتی کہ شہیدوں کی بیویوں اور بیٹیوں تک نے انتہائی صبر اور حوصلہ کا ثبوت دیا۔ کمزوری کا کوئی کلمہ کسی کے منہ سے نہ نکلا۔ سب کی سب یہی کہتی رہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی رہے۔ ہمارے دین کو ترقی نصیب ہو۔ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جو بغیر دیکھے سمجھنا مشکل ہے۔ سبحان اللہ! الحمد للہ۔

عورتوں اور بچوں میں سے کسی کو چوٹ نہیں آئی تھی۔ خدا کارساز ہے۔ عورتیں تو مسجد کی پارٹیشن یعنی لکڑی کی دیوار کے دوسری طرف تھیں۔ بعض بچے بچیاں چھوٹی مسجد میں مردوں کے حصے میں تھے مگر بم پھٹنے کے وقت وہ باہر جاچکے تھے۔ ڈاکٹر ماجد شہید کی چھوٹی بیٹی طاہرہ عمر ۷ سالہ باپ کے پاس تھی مگر دھماکہ سے ذرا پہلے باہر چلی گئی تھی۔

مردوں میں سے کوئی بھی بغیر زخم کے نہ تھے اگرچہ بعض کو بہت معمولی زخمی ہوئے۔ دھماکہ کی اونچی آواز نے قریباً سب کی شنوائی چھین لی تھی۔ ہمارے احباب میں سے تھوڑے تھے جو خدمت کے قابل تھے۔ زخمی دوستوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن سب دوست بہت ہمت سے حالات کا مقابلہ کررہے تھے۔ زخمیوں کی خدمت ہسپتال میں دوڑ بھاگ، شہداء کی خدمت، مسجد کی حفاظت بھی اس موقع پر بہت اہم تھی۔ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل و احسان ہے کہ ہر طرف سنبھالنے میں کامیاب ہوئے۔ پولیس والے، اخباری نمائندے، ریڈیو، ٹی وی کے رپورٹرز سب کو سنبھالنا آسان بات نہ تھی۔ حالانکہ ہمارے کسی آدمی کو کوئی تجربہ نہ تھا۔

کھلنا سے ایک سو کلومیٹر دور سندر بن کے دوستوں نے بی بی سی ریڈیو سے بعد مغرب خبر سنی اور فوری طور پر ایک گروپ کھلنا کو روانہ ہوا۔ ڈھاکہ والوں کو بذریعہ فون جلدی خبر مل گئی۔ چنانچہ ڈھاکہ سے بھی ایک ٹیم رات کو پہنچ گئی۔

اس سانحہ کے فوری بعد تمام دنیا کے نیوز میڈیا نے اس خبر کو نشر کیا۔ بی بی سی، وائس آف امریکہ، انڈیا کے بعض ٹیلیویژن، بنگلہ دیش ٹی وی نے خبر نشر کی کہ کھلنا مسجد احمدیہ میں بم پھینکا گیا ہے۔ بنگلہ دیش میں قومی سطح کے تمام اخبارات نے کئی روز تک روزانہ تفصیل سے باتصویر خبریں شائع کیں۔ بہت سے مشاہیر کی طرف سے واقعہ کی شدید مذمت کی گی اور مجرموں کو قرار واقعی سزا کا مطالبہ کیا گیا اور اداریے بھی لکھے گئے۔

زخمی ہونے والوں کی تعداد ۲۵ سے زائد تھی جن میں سے جو بہت زیادہ زخمی ہوئے اور جن کی زندگی بدل گئی ان میں برادرم عبدالرزاق صاحب کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ یہ دوست بنک آفیسر ہیں۔ کھلنا جماعت کے انتہائی اہم رکن ہیں۔ ان کی ایک آنکھ اور پاؤں ضائع ہوگیا۔ اس کے بعد برادرم مکرم غازی عمر فاروق صاحب دیہاتی معلم ہیں۔ جن کی اور حصوں کے علاوہ گلے میں سانس کی نالی میں سوراخ ہوگیا تھا۔ اب بھی تکلیف ہے۔ اس کے بعد مولوی عبدالودود شیخ صاحب معلم ہیں جن کے دونوں ہاتھ پاؤں عجیب طرح متاثر ہوئے۔ دونوں ہاتھ پاؤں بری طرح ٹیڑھے میڑھے ہوگئے ہیں۔

ان کے علاوہ مکرم انعام الحق صاحب رونی، حافظ منصور احمد صاحب، معلمین کرام اور شیخ مہیمن چینچل بہت زخمی ہوگئے تھے۔ باقی سب دوستوں کو جلدی صحت ہوگئی تھی الحمد للہ۔

احباب جماعت سے تمام شہداء اور ان کے پسماندگان اور ان سب کے لئے جنہیں راہ مولیٰ میں کسی بھی قسم کی تکلیف اٹھانے یا قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور ان کے اہل خانہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged.
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

بقیہ: تقریر مکرم منیر الدین شمس صاحب

از صفحہ نمبر ۴

کروایا جائے گا۔

جب یہ ساری جلدیں شائع ہو گئیں تو انشاء اللہ کافی حد تک حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تحریرات کا انگریزی ترجمہ میسر آ جائے گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو ہر لحاظ سے غلطیوں سے مبرا تیار کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

☆...... مسیح ہندوستان میں کا انگریزی ترجمہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت از سر نو اصل اردو کے ساتھ موازنہ کر کے محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے مکمل کر لیا ہے۔ جلد ہی انشاء اللہ طباعت کے لئے یہ ترجمہ وکالت اشاعت کے سپرد کر دیا جائے گا۔

☆...... توضیح مرام کا انگریزی ترجمہ بھی محترم چوہدری محمد علی صاحب نے کیا ہے۔ اس وقت لندن میں محترمہ فریدہ صاحبہ اور محترمہ فرینہ قریشی صاحبہ اس کی فائنل چیکنگ کر رہی ہیں۔

☆ ...... حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ انگریزی میں اس وقت کیا جا رہا ہے یا نظر ثانی کی جا رہی ہے:۔

لیکچر لدھیانہ، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، تجلیات الٰہیہ، لیکچر لاہور، کتاب البریہ، نشان آسمانی، ایک غلطی کا ازالہ، کشتی نوح، حقیقۃ الوحی کے ۶۲۰ صفحات جو اردو حصے پر مشتمل ہیں۔ ان کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب آف امریکہ کر چکے ہیں جبکہ اس کے ۱۱۱ صفحات کی نظر ثانی محترم حضرت اللہ پاشا صاحب کر چکے ہیں۔

اسی طرح ازالہ اوہام، برکات الدعا، شہادۃ القرآن، آسمانی فیصلہ، معیار المذاہب، نزول المسیح اور آئینہ کمالات اسلام کا بھی انگریزی میں ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔

☆...... ان کتب کے علاوہ محضر نامہ کا انگریزی ترجمہ مکرم سلیم الرحمان صاحب سے کروایا گیا تھا۔ یہ گھانا میں چھپ چکا ہے۔ اب اس کی مزید نظر ثانی کروائی جا رہی ہے اور جلد ہی انشاء اللہ یہ افادۂ عام کے لئے تیار ہو جائے گا۔

☆...... حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوویت یونین کی States کے مسلمانوں کے لئے ایک پیغام تحریر فرمایا تھا جو رشین میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ اصل پیغام انگریزی میں تھا لیکن اس سے قبل چھپ نہیں سکا۔ اب یہ پیغام With love to the Muslims of the World کے نام سے نظر ثانی کے مراحل سے گذر کر فائنل سٹیج میں ہے اور انشاء اللہ جلد ہی طباعت کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

☆...... امریکہ جماعت نے ایک بہت عمدہ اور معلوماتی کتاب تیار کی ہے جس میں ارکان اسلام کے علاوہ نظام جماعت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے نیز مختلف موضوعات کے علاوہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ کتاب کا نام ہے Welcome to Ahmadiyyat -The True Islam۔

☆...... حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سیرت اور حالات زندگی پر مشتمل انگریزی میں کتاب مکرم سید حسنات احمد صاحب آف کینیڈا نے تیار کی ہے جو اس وقت چیک کی جا رہی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا تعارف جو روحانی خزائن میں میرے والد محترم حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ نے دیا تھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی مکرم سید حسنات احمد صاحب نے کیا ہے۔ تعارف کے علاوہ بعض دیگر معلومات بھی دی گئی ہیں جیسے کل کتنے صفحات ہیں۔ کب شائع ہوئی وغیرہ۔ یہ کتاب بھی اس وقت چیکنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے۔

چلڈرن بک کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے بچوں کے لئے کتاب حضرت خدیجہؓ تیار کی ہے جو حال ہی میں چھپ بھی چکی ہے۔

احباب کرام۔ یہ اُن کاموں کا خلاصہ ہے جو وکالت تصنیف کے تحت پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات و ہدایات کی روشنی میں کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں باحسن ان فرائض کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح پاکؑ نے فرمایا ہے۔ "جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہئے۔ اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔ پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہئے تو متقی بنو"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۲، جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: جلسہ سالانہ جنوبی افریقہ

از صفحہ نمبر ۱۶

اس سیشن میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم توفیق ہارگے صاحب، نیشنل سیکرٹری جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ نے "خلافت۔ اسلامی دنیا کی مشکلات کا واحد حل" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم حسین جعفر صاحب نے کی جس کا عنوان 'اسلام میں مالی قربانیوں کی اہمیت' تھا۔ اور تیسری تقریر مکرم اعجاز احمد چوہدری صاحب نے اسلامی جہاد کے موضوع پر کی۔

آخر میں خاکسار نیشنل صدر و مبلغ انچارج جنوبی افریقہ نے اپنے اختتامی خطاب کے لئے اسلامی اخوت کو اپنا موضوع بنایا۔ خاکسار نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اہمیت بیان کی۔ اور دونوں حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات، احادیث نبویہ اور تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے احمدیت کے مبارک ارشادات کے حوالہ سے ان دونوں حقوق کی وضاحت کی اور بتایا کہ اس اخوت کا حصول اب حبل اللہ یعنی خلافت سے چمٹے بغیر ممکن نہیں ہے۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کے سپرد تینوں ممالک سوازی لینڈ، لیسوتھو اور نمیبیا سے وفود نے شرکت کی جو نہایت اچھا اثر لے کر واپس گئے۔ سوازی لینڈ کے وفد کے صدر نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول تو کر لی لیکن احمدیت کا ہمیں زیادہ پتہ نہیں تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد ہمیں احمدیت کے نفوذ کا علم ہوا اور تقاریر سننے کے بعد دل یقین سے بھر گیا کہ احمدیت سچی ہے اور سیدھی راہ پر ہے۔ ہم واپس جا کر اپنے علاقہ کے احمدیوں کو اپنے تاثرات سے آگاہ کریں گے اور مزید ذوق و شوق سے تبلیغ کریں گے۔ وہ اس بات سے بھی بہت حیران ہوئے کہ اسلام میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو اسلام کی تبلیغ کے لئے تشدد پر یقین نہیں رکھتی۔

نمیبیا کے نمائندے جو ابھی ۲۳ سال کے نوجوان ہیں انہوں نے چھ ماہ ہمارے پاس قیام کر کے مکمل تربیت حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ دو ماہ قبل یہ صاحب یہاں ایک ماہ قیام کر کے گئے تھے اور نماز وغیرہ مکمل زبانی یاد کر لی تھی۔ اسی طرح اختلافی عقائد بھی سیکھے ہیں۔ اور مسجد میں پانچوں وقت اذان دینی شروع کر دی ہے۔ اب قرآن مجید کی تلاوت بھی سیکھنی شروع کی ہے۔

ان وفود کے علاوہ امسال کل ۹ ممالک کے نمائندے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر کتابوں کی ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں تمام غیر ملکی زبانوں میں مہیا تراجم قرآن، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسرا جماعتی لٹریچر رکھا گیا تھا۔ جسے غیر از جماعت دوستوں نے خاص طور پر بہت شوق اور حیرت سے ملاحظہ کیا۔ اس موقع پر بکسٹال سے تقریباً دو ہزار رانڈز تک کی کتب کی فروخت ہوئی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے اثرات کو بہت بابرکت فرمائے اور پیاسی روحوں کے لئے شربت وصل و بقا ہو جائے۔ اور جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور یہ خطۂ ارض بھی جلد از جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے روشن ہو جائے۔

الفضل کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"روزانہ جو الفضل چھپتا ہے اس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی ملے جو آپ کی زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ثابت ہو تو سال میں شاید ۳۶۰ یا اس سے چند کم اتنی باتیں مل گئیں۔

لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ۔ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔

(از خطاب ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء

الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۸۰ء صفحہ ۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"خدا سے صلح کرو۔ سچی پرہیزگاری سے کام لو۔ آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے۔ زمین بیماریوں سے انذار کر رہی ہے۔ مبارک وہ جو سمجھے!"۔

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲ پرچہ ۲۳ر جنوری ۱۸۹۹ء)

---

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

مسجد بیت الرحمٰن کھلنا (بنگلہ دیش) میں

بم دھماکہ کے شہداء کا ذکر خیر

(محمد امدادالرحمن صدیقی۔ مربی سلسلہ چٹاگانگ ۔ بنگلہ دیش)

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ ۸؍اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک عین نماز جمعہ کے موقع پر جب کہ خطبہ جمعہ ہو رہا تھا مسجد بیت الرحمٰن کھلنا (بنگلہ دیش) میں ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے موقع پر ہی دو نوجوان شہید ہوگئے اور چند گھنٹہ کے اندر اندر چار مزید مخلصین جماعت زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔ ایک دوست نے مزید پندرہ روز ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ۲۳؍اکتوبر کو جام شہادت نوش کیا۔

خاکسار بذات خود اس حادثہ میں شامل تھا۔ میں خطبہ دے رہا تھا کہ اچانک شدید دھماکہ ہوا اور مَیں گر پڑا۔ ابتدا میں مجھے خیال آیا کہ شاید بجلی کی تاریں آپس میں الجھ گئی ہونگی۔ مَیں نے اونچی آواز سے مدد کے لئے دوستوں کو پکارا تو کوئی نہ آیا۔ مَیں نے دیکھا بہت زیادہ دھواں ہے، مسجد میں کچھ نہ دیکھ سکتا اور نہ کچھ سن سکتا تھا۔ خیال آیا کہ مجھے فوری باہر جانا چاہئے ورنہ مجھے کوئی نہ دیکھے گا اور موت بھی واقعہ ہوسکتی ہے۔ چنانچہ فوری طور پر بہت زور اور ہمت سے مَیں مسجد کے فرش پر سے سینہ کے بل گھسٹ کر مسجد کے مشرقی صحن میں آگیا۔ مَیں نے شروع ہی میں دیکھ لیا تھا کہ میرا دایاں پاؤں کٹ کر جلد سے لٹک رہا تھا۔ مَیں نے باہر آکر دوستوں کو آواز دے کر کہا کہ جلدی رکشہ وغیرہ لاؤ اور ہسپتال لے چلو۔ مجھے کچھ پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا ہے، کوئی اور بھی زخمی ہوا ہے یا کیا بات ہے۔ بڑی مشکل سے کافی دیر سے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جمعہ کے معاً بعد کا وقت تھا سڑکیں سنسان تھیں۔ کوئی گاڑی نظر نہیں آئی۔ بڑی سڑک پر ایک کار نظر آئی مگر اس نے لفٹ دینے سے انکار کر دیا۔ بعد میں آہستہ آہستہ معلوم ہوتا گیا کہ کیا ہوا تھا۔

چند باتیں لکھنا بہت مناسب معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر خاکسار کو زندہ رکھا۔ جہاں مَیں کھڑا خطبہ دے رہا تھا وہاں سے بم جہاں رکھا ہوا تھا زیادہ سے زیادہ چار فٹ کا فاصلہ ہوگا۔ یہ بیحد حیران کن اور ناممکن بات ہے کہ بم دھماکہ سے بم کے اندر سے جو Sprinters یعنی لوہے کے زہریلے ٹکڑے نکلے جس سے اتنی جانیں گئیں اور اتنی تباہی مچی اس کے صرف چار پانچ ٹکڑے مجھے لگے۔ ایک ٹکڑے سے ہی ایک پاؤں کٹ گیا۔ اس کے زیادہ ٹکڑے نہ لگنا اور میرا بچ جانا غیر معمولی بات ہے۔ میرے جسم پر اور ٹکڑے لگے اس سے زخمی تو ہوا مگر بچاؤ ہو گیا۔ الحمد للہ۔

اس سے بھی بڑی بات یہ کہ ماہرین کہتے ہیں کہ یہ بم تو سیدھا اوپر آسمان کی طرف بلند ہونا چاہئے اور جتنا جتنا بلند ہوگا اتنا ہی دور تک وسیع فضا میں تباہی مچائے گا۔ یہ ناممکن بات ہوئی ہے کہ بم دھماکہ سے پھٹ کر مسجد کی مغربی دیوار کی طرف گیا اور پکی دیوار توڑ کر باہر کو نکل گیا۔ اس طرح سے بہت کم جانیں تلف ہوئیں۔ ورنہ اگر اوپر کی طرف چڑھتا تو مزید بہت سی جانیں ضائع ہوسکتی تھیں۔

خاکسار چٹاگانگ سے ہر ماہ پندرہ دن کے لئے کھلنا جاتا تھا اور ایک جمعہ کھلنا کی مسجد میں ادا کرتا تھا۔ بم رکھنے والوں کو وقت کا صحیح اندازہ نہ ہوسکا یعنی بم اس وقت پھٹا جب خطبہ ہو رہا تھا ورنہ اگر ہم نماز میں ہوتے یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں ہوتے تو بہت سی جانیں تلف ہوتیں۔ کیونکہ بم سے نکلنے والے زہریلے ٹکڑے (Sprinters) اوپر کو زیادہ پھیلتے اور تباہی مچاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ بم رکھنے والوں کا ارادہ تھا کہ بہت زیادہ جانیں تلف ہونگی۔ دو چار جو بچ جائیں گے وہ اپنے کئی اعضاء سے محروم ہونگے اور یہاں کوئی باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے، ترقی کر رہی ہے۔ سازش بہت خطرناک تھی چنانچہ بم دھماکہ کے بعد باہر کی فضا ہمارے خلاف زہر آلود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی تمام سازش ناکام بنادی۔ الحمد للہ۔

اس سے پہلے بھی مخالفین کئی دفعہ اس جماعت پر حملہ کرتے رہے۔ ایک دفعہ ۹۰۔۱۹۸۹ء میں پٹرول چھڑک کر آگ لگادی گئی۔ چھوٹے چھوٹے دھماکہ خیز گولے پھینکتے تھے مگر نہ کوئی بم پھٹے اور نہ آگ پوری طرح لگی۔ خاکسار اس موقع پر بھی بذات خود حاضر تھا اور اس کا عینی شاہد ہوں۔

جب مَیں ہسپتال پہنچا اور کچھ سوچ وبچار کر سکا تو مجھے خوب یاد ہے کہ سب سے پہلے مَیں نے بڑے جوش کے ساتھ دل میں یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس حادثہ کے ذریعہ تُو جو قربانی ہم سے لینا پسند فرمائے اس کے عوض ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرما اور اس کے علاوہ جماعت بنگلہ دیش کو بھی ترقیات عطا فرما۔

بات لمبی ہو رہی ہے۔ اب شہداء کا ذکر خیر شروع کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۹۹ء کو خطبہ جمعہ میں ان شہداء کا ذکر فرمایا جو کہ الفضل انٹر نیشنل لندن کے ۱۰؍دسمبر ۱۹۹۹ء کے شمارہ میں آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔

ان سب شہیدوں کو خاکسار ذاتی طور پر جانتا ہے۔ سالہا سال تک ان سے میرا روز کا واسطہ تھا۔ میرا انتہائی دلی محبت کا تعلق ان سے تھا۔ مَیں یہ اس لئے نہیں کہتا کہ اب وہ شہید ہوگئے ہیں بلکہ یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت کو سب جانتے ہیں۔ ان کی شہادت نے میرے ایمان کو بڑا مضبوط کیا اور پھر سے یہ عقیدہ پختہ ہوا کہ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ مقام صرف انہی کو مل سکتا ہے جن پر خدا کا بہت بڑا فضل ہو۔

مجھے پہلے بھی بہت یقین تھا کہ صرف پاک سیرت، نیک کردار، ایسے لوگ جن کو خدا نے خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو ایسے لوگ ہی شہادت کے لئے قبول کئے جاتے ہیں۔ اس موقع پر پھر میرے اس یقین کو مزید تقویت ملی۔ یہ سب شہداء بڑے پاک سیرت، نیک فطرت اور انتہائی مخلص لوگ تھے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے نعم البدل کے طور پر ہزاروں ایسے مخلصین ہمارے اندر پیدا کردے۔

سب سے پہلے مَیں ذکر کرتا ہوں اُن نوجوانوں کا جو بہت ہی پیارے بڑے ہی خوبصورت، خوب سیرت، اور موقع پر ہی شہید ہونے والے عزیزم نورالدین احمد اور پیارے عزیزم محمد جہانگیر حسین شہید۔

(۱)...... نورالدین احمد ولد محترم سکندر حیات صاحب، عمر ۳۰ سال مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۷۰ء کو اپنے آبائی وطن ویٹ کھالی، تھانہ شیم نگر ضلع شاتھ کھیرا (Shatkhira) میں پیدا ہوئے۔ یہ ضلع پہلے تو کھلنا ضلع کا ہی حصہ تھا اب الگ ضلع بن گیا ہے۔ نورالدین احمد شہید کا گاؤں سندر بن جماعت کے علاقہ میں ہے۔ ان شہداء میں اکثر کا تعلق اسی سندر بن جماعت سے ہے۔

عزیزم نورالدین شہید کو دس بارہ سال سے جانتا ہوں۔ بہت مخلص، فدائی، دیندار تھے۔ ہر نیکی کے کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ خوش الحانی سے تلاوت اور نظم پڑھتے تھے۔ ان کے دادا مرحوم و مغفور سقیم الدین صوفی صاحب اس علاقہ میں پہلے احمدی تھے۔ عزیزم نورالدین وقف زندگی کر کے مربی بننا چاہتے تھے مگر پاکستان کی حکومت جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم پانے کے خواہشمندوں کو ویزے نہیں دیتی تھی اور قادیان میں تعلیم کے لئے بھی ویزا حاصل نہ کرسکے۔ نورالدین شہید اطفال الاحمدیہ اور بعد میں خدام الاحمدیہ کے بہت سرگرم رکن رہے۔ کالج لائف میں کھلنا مجلس نے بہترین مجلس ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ شہادت کے وقت آپ کھلنا جماعت کے جنرل سیکرٹری تھے۔ رات دن کام کرتے تھے۔ نہایت پیاری میٹھی زبان، ہنس مکھ، ہر دلعزیز تھے۔ خوب دعوۃ الی اللہ کرتے تھے۔ وفات کے وقت ایک بیوی، والدین، تین بھائی اور تین بہنیں سوگوار چھوڑے۔ ابھی تک ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

(۲)......پیارے عزیزم محمد جہانگیر حسین، عمر ۲۴ سال، بی کام کے طالب علم تھے۔ والد صاحب کا نام محترم غازی محمد اکبر حسین ہے۔ سکنہ دِیارا۔ تھانہ کوئرا ضلع کھلنا۔ تعلیم کی غرض سے عزیزم جہانگیر حسین سندر بن جماعت میں اپنے ننہال میں قیام پذیر رہے۔ کالج لائف میں کھلنا جماعت میں آگئے تھے۔ شہادت کے وقت مجلس خدام الاحمدیہ کے معتمد تھے۔ بہترین داعی الی اللہ تھے۔ دعوۃ الی اللہ کی جس ٹیم میں محمد جہانگیر شامل ہوتے تھے اس ٹیم کو زیادہ بیعتیں حاصل ہوتی تھیں۔

نہایت خوبصورت، خوب سیرت، نوجوان، ذہین وفطین، زیرک اور ارادے کے پکے، سچی اور کھری بات کرنے والے ہر دلعزیز نوجوان تھے۔ تمام زیر تبلیغ اور نومبایعین عزیز جہانگیر کو اپنا سب سے پیارا دوست جانتے تھے۔ علاقہ کے حالات اور موقع کی نزاکت اور مخالفت کے موقع پر صحیح سوچ اور اقدام کرسکنے والا نوجوان تھا۔

خاکسار اور مولانا فیروز عالم صاحب (انچارج بنگلہ ڈیسک (سنٹرل) لندن) اور مولانا صالح احمد صاحب جو بھی اس علاقہ میں مربی رہے یہ دونوں عزیز سب مربیان کو سب سے زیادہ تعاون دینے والے تھے۔

شہادت سے تین چار روز قبل صبح شام خاکسار کے ساتھ عزیزم محمد جہانگیر کی بہت باتیں ہوتی رہیں۔ کہنے لگے مربی صاحب! ہم تو ربوہ نہیں جاسکتے، لندن بھی نہیں، حضور انور کے پاس جا نہیں سکتے لیکن آپ تو حضور انور کے بہت قریب رہے ہیں آپ سے مَیں نے سب کچھ لینا ہے جو کچھ آپ دے سکتے ہیں۔ انہوں نے بار بار کہا کہ مربی صاحب! آپ میری تربیت کے ہر طرح کے ذمہ دار ہیں۔ مَیں آپ کی ہر بات ماننے کا عہد کرتا ہوں۔ آپ یاد رکھیں کہ میری تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے۔

(۳)......غازی محمد اکبر حسین صاحب شہید۔ عمر ۳۹ سال۔ والد صاحب کا نام ابو بکر صدیق مرحوم ہے۔ جائے پیدائش مٹھ باڑی، تھانہ پائیک گاٹھ ضلع کھلنا۔

برادرم اکبر حسین صاحب ۱۹۹۷ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ شروع سے اخیر تک شدید مخالفت کے اندر زندگی کے دن گزرے۔ بی اے پاس تھے۔ کچھ عرصہ ٹیچر رہے۔ بعد میں محکمہ سیٹلمنٹ جہاں زمین رجسٹری وغیرہ کا کام ہوتا ہے، ملازم ہوگئے۔ یہاں بغیر رشوت کے کوئی بات نہیں ہوتی۔ ہمارے پیارے بھائی ابتداء سے دیانتدار اور امانت دار تھے۔ رشوت نہ لیتے تھے جس سے مخالفت کے زمانہ میں باوجود شدید مخالفت کے وہ فاتح مبلغ بنے رہے۔ طریق تبلیغ انتہائی مؤثر تھا۔ دور دور کے علاقہ تک آپ کی وجہ سے احمدیت کی تبلیغ پھیلی۔ الحمد للہ۔ ان کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ بھی احمدی ہوگئیں۔ جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

تھے۔باقاعدہ داعی الی اللہ تھے۔

جن دنوں حضور انور خطبات میں شہداء احمدیت کا ذکر فرمارہے تھے ان دنوں ہمارے اس بھائی نے حضور کی خدمت میں شہید ہونے کی تمنا ظاہر کر کے دعا کے لئے لکھا اور جلد ہی آپ کی دعا قبول ہوگئی اور آپ شہید ہو گئے۔ اس کا ذکر حضور انور نے اپنے خطبہ مذکورہ میں فرمایا ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ بھائی اکبر حسین کھلنا شہر سے دور قیام پذیر تھے۔ ہر جمعہ پر کھلنا نہ آسکتے تھے۔ لیکن ایک دو ہفتوں بعد جمعہ کے لئے آ جاتے تھے۔ اس جمعہ کو معمول کے مطابق انہیں آنا نہیں تھا۔ وہ جانتے بھی نہ تھے کہ خاکسار نے جمعہ یہاں پڑھانا ہے۔ جمعہ سے قبل جب وہ تشریف لائے تو مجھے مل کر بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے مربی صاحب مَیں نے آج آنا نہیں تھا لیکن اچانک ارادہ بن گیا اور مَیں آگیا ہوں۔ آج اگر مَیں نہ آتا اور بعد میں جب علم ہوتا کہ آپ آئے تھے تو بہت افسوس ہوتا۔ اکبر حسین صاحب کی طرح اور کئی دوست اس جمعہ پر غیر متوقع طور پر آگئے تھے اور کئی دوست باوجود ارادہ ہونے کے نہیں آسکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے عجیب کاروبار ہیں۔

ہمارے معزز بھائی مکرم شمس الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ کھلنا اس روز ایک شادی کی تقریب میں ڈھاکہ گئے ہوئے تھے۔ بار بار مجھے خیال آتا ہے کہ بھائی شمس الرحمٰن جس جگہ بیٹھا کرتے تھے اگر وہ موجود ہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا۔ بعد میں انتہائی نامساعد حالات میں وہ جوانمردی سے کام سنبھالے ہوئے ہیں۔

برادرم اکبر صاحب بہت خاموش طبع، انتہائی شریف النفس اور مخلص احمدی تھے۔ مرحوم کے بہت نیک سیرت ہونے کی وجہ سے ان کے تمام جاننے والے ان کے بڑے مداح تھے۔ احمدیت کی وجہ سے شدید مخالفت کے باوجود سب اقرار کرتے تھے کہ مرحوم نہایت پاک سیرت آدمی تھے۔ مرحوم نے اپنی بیوی کے علاوہ دو لڑکے پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔

(۴)...... برادرم محترم سبحان علی موڑل صاحب شہید ۶۵ سال کے تھے۔ جماعت سندربن کے رہنے والے تھے۔ اب یہ مقام سندربن کے نام سے جماعت کی وجہ سے اور سندربن ہائی سکول کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہے۔ گاؤں کا اصل نام جو تندرنگر ہے۔ ہماری یہ جماعت بنگلہ دیش کی بہت بڑی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ اب تو انتہائی عزت حاصل کر گئی ہے کیونکہ شہداء میں اکثر کا تعلق اسی جماعت سے ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں اس جماعت نے بڑی ترقی کی ہے۔ تبلیغ اردگرد علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ جماعت ھذا کے احباب اب پہلے سے کہیں زیادہ ایمان اور عمل میں ترقی کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی خوب ہو رہی ہیں۔

یہ مقام عالمی شہرت یافتہ جنگل سندربن کے بالکل ساتھ واقع ہے۔ اس گاؤں کی سرحد پر دریا ہے جس کے دوسری طرف جنگل ہے۔ کئی دفعہ جنگل سے رائل بنگال ٹائیگر گاؤں میں آجاتا ہے۔ انتہائی خوبصورت قدرتی مناظر اور قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ جماعت کی بڑی شاندار مسجد اور گیسٹ ہاؤس اور ساتھ سندربن ہائی سکول ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے جسے دُور دُور سے لوگ دیکھنے جاتے ہیں۔

اس دفعہ سندربن کے جلسہ سالانہ پر حاضری چار ہزار سے اوپر تھی۔ بنگلہ دیش میں یہ ہمارا سب سے بڑا جلسہ ہے جیسے یہاں قدرت کے حسین مناظر ناظرین کو مسحور کرتے ہیں ویسے ہی یہاں کے پیارے احمدی احباب کی سادگی اور اخلاص اور محبت اور مہمان نوازی دیوانہ بنا دیتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلافت سے قبل سندربن میں بھی تشریف لائے تھے۔ آپ ایدہ اللہ سندربن کے حسن کا گاہے بگاہے ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اَللّٰھم بارك لنا ھٰذہ السَّعَادۃ۔

برادرم محترم سبحان علی موڑل اس جماعت کے فرد تھے۔ تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر دل میں اللہ و رسولؐ کی محبت بھری ہوئی تھی۔ داعی الی اللہ تھے۔ اس سال دیہاتی معلم بن گئے تھے کیونکہ تبلیغ میں نمایاں کامیابی حاصل کررہے تھے اور آپ کی کوشش سے ایک اچھی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ جگہ جگہ آپ تبلیغ کے لئے جاتے تھے۔ دیہاتی انداز میں دل موہ لینے والی گفتگو کرتے تھے۔ لیکن ظالموں نے آپ کو ایک بار زدوکوب کرنے سے دریغ نہ کیا حالانکہ آپ سفید ریش سے مزین اور مشرّع تھے۔

مَیں حیران ہوں کہ قادیان سے اس قدر دور دراز علاقہ میں گاؤں کے ان پڑھ لوگ جنہوں نے قادیان نہیں دیکھا، ربوہ نہیں دیکھا، حضرت صاحب کو نہیں دیکھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نور دیکھا اور اس کے فدا ہو گئے۔ آپ مجھ سے کہتے تھے مربی صاحب! زندگی تو گزر ہی گئی ہے دعا کریں کہ باقی ہر قدم اور ہر سانس جماعت کے لئے وقف کرتا رہوں۔

اس خوش قسمت بھائی نے بھی سندربن میں جمعہ پڑھنا تھا۔ خاکسار کا پیغام ملا تھا کہ آپ اگر کھلنا آسکیں تو آپ کے ساتھ مَیں آپ کی نئی جماعت دیکھنے جاؤں گا۔ میرا پیغام ملتے ہی اس جماعت کو تیار کرنے چلے گئے جہاں جانا تھا اور وہیں سے کھلنا چلے آئے جس وجہ سے میرا دوسرا پیغام ان کو نہ مل سکا کہ آپ آج نہ آئیں۔ جب وہ کھلنا جمعہ کے لئے پہنچ گئے تو مَیں نے پوچھا کہ آپ کو میرا پیغام نہیں ملا کہ آپ آج نہ آئیں۔ آپ نے جواب دیا نہیں تو۔ مَیں نے افسوس کا اظہار کیا کہ آپ کو تکلیف ہوئی۔ آپ نے جواب دیا کوئی بات نہیں آج تو بہت سے دوست یہاں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا کہ آپ شہید ہوگئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوی، ۵ لڑکے اور ۴ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے بچیاں شادی شدہ ہیں سوائے چھوٹے وقف نو بیٹے عزیزم غلام رسول عمر ۷ سال کے۔ اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔

(۵)...... اس کے بعد ذکر کرتا ہوں ایک اور انتہائی پیارے نوجوان **عزیزم غازی محمد محبّ اللہ صاحب** عمر ۳۵ سال کا جن کے والد صاحب محترم مطیع الرحمٰن صاحب اُن دنوں سندربن جماعت کے صدر تھے۔ محمد محبّ اللہ صاحب اور مکرم این اے شمیم صاحب آف بلجیم خالہ زاد ہیں۔ یہ دونوں بھائی اکٹھے ۱۹۹۲ء میں جلسہ سالانہ یوکے پر تشریف لے گئے تھے۔ جائز قانونی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محبّ اللہ صاحب دو سال کے لئے انگلستان رہ گئے۔ بعدۂ واپس آکر کھلنا میں قیام پذیر ہوگئے اور خدمت دین اور خدمت خلق پر کمر بستہ ہوگئے۔ محبّ اللہ صاحب شہید ان کے والد صاحب، ان کے بھائی سب سے دلی تعلق تھا۔ ویسے آپ بھی اگر سندربن آجائیں تو آپ بھی ان سب کے دوست بن جائیں گے۔ بہت ہی پیار کرنے والے لوگ ہیں۔

محبّ اللہ صاحب شہید ۱۳ راگست ۱۹۶۹ء جو تندرنگر یعنی سندربن جماعت میں پیدا ہوئے۔ ابتداء سے ہی ہونہار تھے۔ سندربن ہائی سکول سے میٹرک کر کے کالج لائف کھلنا میں آکر شروع کیا تھا جہاں خاکسار مربی متعین تھا۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ خدام الاحمدیہ کے روح رواں تھے۔ اجتماعات میں بہت سے انعامات حاصل کرتے۔ انگلستان میں قیام کے دوران بنگلہ ڈیسک سے تعلق رہا اور ہر طرح خدمت کرتے رہے اور استفادہ کرتے رہے۔

کھلنا واپس آکر پھر جماعت کھلنا کے لئے بہت تقویت کا باعث بنے۔ محترم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کے ساتھ کاروباری طور پر اور جماعتی کاموں میں مشغول ہوگئے تھے اور اکٹھے شہید ہوئے۔ آپ کھلنا ڈویژن کے قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ آپ کے وقت میں اس ڈویژن نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ شہید محبّ اللہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ملنسار، ذہین، زیرک، سمجھدار، فدائی اور ہر کام کو عمدگی سے کرنے والے تھے۔ اچھے لکھنے اور بولنے والے تھے۔ اچھے منتظم اور علاقہ کے ایک مثالی خادم تھے۔ شہید محبّ اللہ صاحب کے غیر احمدیوں کے ساتھ بھی وسیع تعلقات تھے۔ بہت سے ان کے دوست ہیں جو سوگوار ہیں۔

(۶)...... محترم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب شہید عمر ۴۲ سال نہایت مخلص فدائی احمدی تھے۔ اپنے والد مکرم مصر علی غازی صاحب کے گھر سکنہ منشی گنج تھانہ شیم نگر ضلع شاتھکھیرا (Shatkhira) میں ۲۱ رجون ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری کے بعد سندربن ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ اور سندربن جماعت کے بانی صدر مرحوم شمس الرحمٰن صاحب کے وسیع وعریض دولت خانہ میں رہائش پذیر رہے۔ شمس الرحمٰن صاحب مرحوم ایک عظیم المرتبت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی جائیدادیں اور بھاری مالی قربانی کر کے لمبا عرصہ محنت کر کے سندربن ہائی سکول کو قائم کیا تھا۔ آپ جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔ علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ جو طلباء دور سے آکر سکول میں داخل ہوتے ان کا بلالحاظ مذہب وملت اپنے گھر میں قیام وطعام کا بندوبست کردیتے۔ اس زمانہ میں بہت دور دور تک اور کوئی ہائی سکول نہیں تھا۔

ڈاکٹر عبدالماجد صاحب نے سندربن ہائی سکول سے میٹرک کر کے شہر میں آکر سندربن کالج سے انٹرمیڈیٹ میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور کالج سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس کے بعد Barishal میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ اس کے بعد حکومت کی طرف سے Kalaroa میڈیکل سنٹر میں میڈیکل آفیسر کے طور پر نوکری شروع کی اور خدمت کا آغاز کیا۔

۱۹۸۹ء میں آپ نوکری کے سلسلہ میں ایران تشریف لے گئے۔ اس کے چند سال بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے تھے جہاں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحبت سے استفادہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۹۵ء میں آپ نے لندن سے اعلیٰ تعلیم لے کر واپس کھلنا شہر میں پرائیویٹ کلینک کھول کر مستقل بنیادوں پر کام شروع کیا۔ آپ کے واپس آنے سے جماعت کھلنا کو بڑی خوشی اور تقویت حاصل ہوئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب سندربن ہائی سکول کے زمانہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں کھلنا کے قائد مجلس رہے۔ شہادت کے وقت آپ زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری تبلیغ بھی رہے۔ آپ سیکرٹری وصایا اور اپنے حلقہ کے صدر بھی تھے۔ باوجود نمایاں پوزیشن اور حیثیت رکھنے کے خدام کے ساتھ ہر کام میں حصہ لیتے تھے۔ تبلیغ کے لئے دیہات میں جاتے تھے۔ جماعتی کاموں میں مسجد کے فرش پر دوسروں کے ساتھ رات کو سو جاتے حالانکہ اپنی گاڑی تھی، گھر میں حالت اچھی تھی۔ جب مرکز سے معزز مہمان تشریف لاتے تو آپ کے گھر میں قیام کرتے۔ آپ نے اپنی گاڑی، اپنا وقت، اپنا گھر، سب کچھ جماعتی کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ غرباء کا مفت علاج کرتے اور بذات خود خادم کی طرح خدمت کرتے۔ آپ کی اہلیہ مکرم قرشیہ ماجد صاحبہ اور بیٹی شلینا ماجد صاحبہ بھی خوب خدمت کرتیں اور مہمانوں کی دیکھ بھال کرتیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

ڈاکٹر ماجد صاحب بہت مخلص، بے نفس، خدمت گزار، محبت کرنے والے انسان تھے۔ آپ کی کوشش سے بہت سے احمدی نوجوانوں کو روزگار کے مواقع مہیا ہوئے۔ آپ نے اور شہید محبّ اللہ صاحب نے مل کر Fazl e Omar Alergy & Esthma Centre اور پیتھالوجی (Pathology) کی لیبارٹری کا اجراء کیا تھا جس سے شہر کے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا۔ اُس روز بم دھماکہ میں آپ شدید زخمی ہوگئے اور ہسپتال جاکر جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ آپ نے پیچھے سوگوار بیوی اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کا سالانہ نمبر

۲۸؍دسمبر ۲۰۰۱ء کا پرچہ روزنامہ ”الفضل“ ربوہ نے سالانہ نمبر کے طور پر شائع کیا ہے۔ ایک سو صفحات کے اس شمارہ میں انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے حوالہ سے اہم تصاویر، تقاریر، قیمتی مضامین اور معلومات یکجا کر کے پیش کی گئی ہیں۔ اس شمارہ سے اہم مضامین کا تعارف ذیل میں پیش ہے۔

جرمنی کی تاریخ

تاریخ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ جرمنی کی تاریخ دنیا کی قدیم ترین تاریخوں میں سے ایک ہے۔ قریباً پانچ لاکھ سال قبل جرمنی کے شہر ہائیڈل برگ کے نواح میں انسان آباد تھا۔ جرمنی کی تاریخ کے حوالہ سے مکرم ظہیر احمد خالد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۸؍دسمبر ۲۰۰۱ء (سالانہ نمبر) میں شامل اشاعت ہے۔

قریباً ۱۸ہزار سال قبل جب شمالی جرمنی کے علاقہ پر برفیلی چادر محیط تھی تو کئی خانہ بدوش قبائل مغربی جانب سے داخل ہو کر یہاں آباد ہو گئے اور یوں مشرقی اور جنوب مشرقی جرمنی نے تہذیب کے لحاظ سے رومن جبکہ شمال مشرقی جرمنی نے جرمن رنگ اختیار کر لیا۔ ۹ء میں رومیوں نے حملہ کر کے جرمن لیڈر Arminius کی بیس ہزار کی فوج کو شکست دی اور وسیع علاقہ پر قابض ہو گئے لیکن جرمنوں کے لگاتار دباؤ کی وجہ سے ۲۶۰ء میں انہیں واپس جانا پڑا۔

۶۳۹ء میں ایک جرمن خاندان کارولنجی کے ایک فرد ”پیپن ثالث“ نے فتوحات کا سلسلہ شروع کیا اور جرمنی میں پہلی بار بادشاہت کے قیام کا اعلان کیا۔ پیپن کو کلیسا اور پوپ کی حمایت بھی حاصل تھی۔ پھر اُس کی وفات کے بعد حکومت اُس کے بیٹوں کو منتقل ہو گئی جو ۷۷۱ء تک مل کر حکومت کرتے رہے۔ اور اس کے بعد ایک بیٹے چارلس نے (جو چارلس اعظم اور شارلیمن کے نام سے جانا جاتا ہے) اپنی مستقل سلطنت قائم کر کے نہایت زیرکی سے نہ صرف سارے جرمن علاقوں کو متحد کر دیا بلکہ ۸۰۰ء میں اُسے رومی سلطنت کا والی بھی بنا دیا گیا۔

کارولنجی خاندان نے قریباً پونے تین سو سال (۹۱۱ء تک) جرمنی پر حکومت کی۔

۹۱۱ء میں فرانکونین ڈیوک کانریڈ اوّل جرمنی کا بادشاہ بنا جسے تاریخ میں پہلا جرمن بادشاہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس طرح مستقل بادشاہت قائم ہوئی اور جرمن بادشاہ Roman King کہلانے لگا۔ بادشاہ کو امراء کا طبقہ منتخب کیا کرتا تھا۔ بعض صورتوں میں بیٹا بھی جانشین بنا دیا جاتا تھا لیکن یہ کوئی اصول نہیں تھا بلکہ اصول تبدیل ہوتے رہے۔ جب گریگوری ہفتم کے دور میں چرچ اور بادشاہ کے اختیارات میں تصادم پیدا ہونے لگا تو ابتداء میں اگرچہ بادشاہت کی برتری دکھائی دی لیکن جلد ہی پوپ نے گریگوری ہفتم کو مذہبی اخراج کی سزا دے کر چرچ کو برتری دلا دی۔ چنانچہ بادشاہ کو چرچ سے معافی مانگنا پڑی۔ اس کے بعد شہنشاہ اور پوپ کا رتبہ برابر سمجھا جانے لگا۔

جب صلیبی جنگوں کا آغاز ہوا تو جرمن بادشاہ فریڈرک باربروسا نے بھی ان میں حصہ لیا۔ ۱۱۸۹ء میں تیسری صلیبی مہم کی کمان اُسی نے سنبھالی لیکن لشکر لے کر شام کی طرف جاتے ہوئے ایک دریا میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کے جانشین فریڈرک دوم نے اپنی بیماری کی وجہ سے صلیبی جنگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی لیکن اس جرم کی پاداش میں پوپ نے اسے مذہبی اخراج کی سزا دیدی۔ چنانچہ مجبوراً اُسے دوبارہ جنگوں میں حصہ لینا پڑا لیکن دل سے وہ مسلمانوں سے دوستی کا خواہاں تھا۔ ۱۲۳۱ء میں اُس نے مصر کے بادشاہ کے ساتھ دس سال کیلئے صلح کر لی۔ اس پر پوپ نے ناراض ہو کر اُسے دوبارہ اخراج کی سزا دی لیکن اس موقع پر بادشاہ نے بھی پوپ کو مذہبی راہنما ماننے سے انکار کر دیا بلکہ اپنی فوج کو ساتھ لے کر پوپ گریگوری کا خاصہ علاقہ پامال کر ڈالا۔ ۱۲۵۰ء میں اس بادشاہ نے وفات پائی۔

سولہویں صدی عیسوی میں مارٹن لوتھر نامی ایک پادری نے چرچ میں ایک اصلاحی تحریک (Reformation) چلائی۔ اس تحریک نے چرچ پر لعنت ملامت کا راستہ کھول دیا۔ مارٹن لوتھر کا کہنا تھا کہ خدا اور بندے کے درمیان کسی واسطے (پوپ وغیرہ) کی ضرورت نہیں۔ جلد ہی لوتھر کو کئی سیاستدانوں اور جاگیرداروں کی حمایت حاصل ہونے لگی۔ جرمن بادشاہ چارلس اُس وقت جنگوں میں الجھا ہوا تھا اس لئے اس نئی تحریک کی طرف توجہ نہ دے سکا۔ ۱۵۲۹ء میں جب لوتھر کی تحریک نے باغیانہ رویہ اختیار کیا تو بادشاہ نے لوتھر کے خلاف سرکاری قوانین سخت کرنے کا کام شروع کیا۔ اس پر بادشاہ کے خلاف سخت احتجاج ہوا اور یہ احتجاج کرنے والے Protestent کہلائے اور مارٹن لوتھر کے مستقل ہم خیال بن گئے۔ جلد ہی یہ تحریک انگلستان، یورپ اور امریکہ میں بھی پھیل گئی۔ ۱۶۱۸ء میں اس فرقہ (پروٹسٹنٹ) نے کیتھولک فرقہ کے ساتھ ایک مذہبی چپقلش شروع کی جو جلد ہی ایک جنگ میں تبدیل ہو گئی۔ پروٹسٹنٹ کی حمایت میں پہلے ڈنمارک نے اور پھر فرانس اور سویڈن نے بھی جرمنی پر حملہ کر دیا۔ یہ جنگ تیس سال تک جاری رہی اور اس کے نتیجہ میں جرمنی کے وسیع علاقے تباہ ہو گئے اور کئی سال کی کوششوں کے بعد ۱۶۴۸ء میں صلح کا معاہدہ طے پایا۔

۱۸۶۲ء میں ایک ذہین سیاستدان بسمارک نے جرمنی کو ہر پہلو سے مضبوط بنانے کے لئے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ۱۸۶۶ء میں وہ وفاقی چانسلر بن گیا لیکن ۱۸۸۸ء میں اُسے سیاسی چپقلش کی وجہ سے مستعفی ہونا پڑا۔ اس طرح جرمنی کو بیرونی دنیا میں ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ جلد ہی روس، فرانس اور برطانیہ نے باہمی فوجی معاہدے کر لئے جو جرمنی کے لئے ایک مستقل خطرہ تھے۔ جرمنی نے اس کے مقابل پر آسٹریا، ہنگری اور ترکی سے معاہدات شروع کئے اور اس طرح واضح طور پر دو حریف وجود میں آ گئے۔ اسی کے نتیجے میں جنگ عظیم اوّل شروع ہوئی جس میں ابتداء میں جرمنی کو شاندار کامیابیاں ملیں لیکن ۱۹۱۸ء میں اتحادی فوجوں نے جرمنی اور اس کے حلیف ممالک کی دفاعی لائن توڑ دی اور اس طرح جرمنی نے ذلّت آمیز شرائط پر صلح کر لی۔ ۱۱؍نومبر ۱۹۱۸ء کو جنگ بند ہوئی اور بادشاہ اور شہزادوں نے حکومت سے دستبرداری کا اعلان کر دیا اور پھر جرمنی ایک جمہوری ملک بن گیا۔

جنگ کے نتیجہ میں جرمنی کی اقتصادیات تباہ ہو گئی اور معاشی بحران کی وجہ سے کمیونسٹ طاقت پکڑنے لگے۔ نیشنل سوشلسٹ پارٹی اقتدار میں آ گئی۔ ۳۰؍جنوری ۱۹۳۳ء کو جرمنی کا چانسلر ہٹلر بن گیا جس نے جمہوریہ جرمنی نازی جرمنی میں تبدیل کر دیا۔ ہٹلر نے تمام دیگر سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگا دی، یونینز توڑ دیں، پریس کی آزادی ختم کر کے عوام کے بنیادی حقوق تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ایک آمر مطلق کے طور پر حکومت چلانی شروع کی۔ پھر اُس نے بیرونی دنیا پر نظر ڈالی اور جہاں جہاں جرمن آباد تھے، وہاں نازی پارٹی قائم کر کے اُن علاقوں کو جرمنی میں شامل کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ چنانچہ ۱۹۳۸ء میں آسٹریا کو جرمنی کا حصہ بنا دیا گیا۔ پھر چیکوسلواکیہ اور پولینڈ پر بھی حملہ کر دیا۔

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کیا تو دو روز کے بعد ہی برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

اس طرح دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز ہو گیا۔ اس جنگ میں بھی ابتداء میں جرمنی کا پلہ بھاری رہا اور جرمنی نے پولینڈ کے بعد ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ اور بیلجئم پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر جلد ہی فرانس نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ لیکن دو سال کے بعد اتحادی فوجوں نے آہستہ آہستہ جرمنی کو پیچھے دھکیلنا شروع کیا اور آخر ۲۴؍اپریل ۱۹۴۵ء کو روسی فوج برلن میں داخل ہو گئی۔ ۷؍مئی کو جرمنی نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ہٹلر کے خواب کی تعبیر انتہائی بھیانک تھی۔ جرمنی ایک بار پھر سنگ و خشت کا ڈھیر بن چکا تھا۔

جنگ کے بعد امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے چار حصوں میں تقسیم کر دیا لیکن جرمنی کی خوش قسمتی ہے کہ غلامی کا یہ دَور زیادہ طویل ثابت نہیں ہوا۔ امریکہ کی کوشش سے ۲۳؍مارچ ۱۹۴۹ء کو جرمنی کو آزادی مل گئی تاہم روس کے زیر قبضہ حصہ کو ملنے والی آزادی بہت مختلف تھی۔ اسی لئے مغربی اور مشرقی جرمنی کی اقتصادیات میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ دونوں حصوں کو علیحدہ کرنے کیلئے آہنی جنگلے بحیرہ بالٹک سے چیکوسلواکیہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ برلن بھی دو حصوں میں منقسم تھا۔ کئی جرمن سرحد عبور کرنے کی کوشش میں ہلاک کر دیئے گئے۔ آخرکار یہ دیوار ۹؍نومبر ۱۹۸۹ء کو توڑ دی گئی اور جرمنی ایک بار پھر متحد ہو گیا۔

جرمنی میں اسلام کا چرچا صلیبی جنگوں کے دوران ہونے لگا تھا۔ دسویں صدی کے وسط میں سپین کے مسلمان حکام کے ساتھ جرمنی کے سفارتی تعلقات قائم تھے۔ جرمن بادشاہ نے ایک راہب کو قرطبہ بھی بھیجا تھا جو عربی زبان سیکھ کر واپس لوٹا۔ کئی مسلم مؤرخین نے جرمنی کی سیاحت کی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھتیجے سلطان الکامل محمد نے بادشاہ فریڈرک کو ایک زیبرا تحفہ میں دیا تھا۔ ایک جرمن سکالر Gerard نے مسلم لٹریچر کی ۷۱ کتب کے تراجم کئے۔ پھر مختلف اوقات میں کئی فلاسفر اسلام کے بارہ میں مثبت و منفی خیالات کا اظہار کرتے رہے اور بہت سی کتب بھی لکھی گئیں۔ ۱۶۹۴ء میں ایک پادری نے اپنے ہاتھ سے قرآن کریم لکھ کر پوپ کو پیش کیا۔ ہائیڈل برگ کے علاقہ میں مشرقی فن تعمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیڑھ دوسو سال پہلے ایک مسجد سرکاری حکم سے تعمیر کی گئی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلمان جنگی قیدیوں کے لئے برلن میں بھی ایک مسجد بنائی گئی جو ۱۹۲۴ء میں بند کر دی گئی۔

۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے ”براہین

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۸؍دسمبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

آندھی اٹھتی رہی، برق گرتی رہی، جہل کی گود میں فتنے پلتے رہے
ایک پودا تناور شجر بن گیا بے بسی سے عدو ہاتھ ملتے رہے
نصرت حق سے منزل پہ ہیں دیدہ ور، سہل ورنہ نہ تھا اک صدی کا سفر
ان گنت قافلے گرد میں کھو گئے ان گنت راستے ہی بدلتے رہے
حسن یکجہتی، صبر و وفا، ارتقاء، سب نظام خلافت سے ممکن ہوا
منکرین خلافت سے پوچھو ذرا کیسے شمس و قمر ان پہ ڈھلتے رہے

احمدیہ" سے متعلق اردو میں بیس ہزار اور انگریزی میں بارہ ہزار کے قریب اشتہارات شائع کئے تھے جنہیں رجسٹری کرا کر مختلف قوموں کے راہنماؤں کے نام روانہ کیا گیا تھا۔ ان اشتہاروں کا اردو متن اور ترجمہ حضور نے خود اپنی کتاب "سرمہ چشم آریہ" سے منسلک فرمایا اور "ازالہ اوہام" میں ان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ یہ اشتہارات برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ ایڈورڈ ہفتم اور وزیر اعظم گلیڈسٹون کے علاوہ جرمنی کے شہزادہ بسمارک کو بھی بھجوائے گئے تھے۔

اخبار "بدر" ۱۷؍ جنوری ۱۹۰۷ء میں ایک جرمن خاتون کیرولائین (جو میونخ کے محلہ پاسنگ میں رہتی تھیں) کے ایک خط کا ترجمہ شائع ہوا۔ یہ خط انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ اُن تک کسی ذریعہ سے جب حضورؑ کا پیغام پہنچا تو وہ خط لکھنے کے لئے کئی ماہ تک بے قرار رہیں مگر کہیں سے حضورؑ کا پتہ نہ مل سکا۔ آخر کسی نے یہ پتہ دیا: "بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند"۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا:

"بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ مامور ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ ہمارے لارڈ مسیح...... کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرمادیں...... اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمادیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتی ہوں؟"۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ابتدائی دور میں برلن میں مسجد تعمیر کرنے کی طرف توجہ فرمائی لیکن کئی وجوہات کی بناء پر یہ مسجد لندن میں تعمیر کی گئی۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب کو جرمنی بھی بھجوایا گیا جو جنگ عظیم دوم کے آغاز پر واپس بلالئے گئے۔

جنوری ۱۹۴۹ء میں محترم چودھری عبداللطیف صاحب پہلے مبلغ کے طور پر جرمنی بھجوائے گئے۔ انہوں نے ہمبرگ میں مرکز تبلیغ قائم کیا۔ ۱۹۵۵ء میں حضورؓ نے خود جرمنی کا دورہ فرمایا اور مسجد کی تعمیر کے لئے ہدایات دیں۔ ۱۹۵۷ء میں ہمبرگ میں پہلی مسجد فضل عمر تعمیر ہوئی اور دو سال بعد فرینکفرٹ میں مسجد نور تعمیر کی گئی۔ ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جرمنی کا دورہ فرمایا جسے جرمنی کے ذرائع ابلاغ میں بہت اہمیت دی گئی۔ اس کے بعد کئی شہروں میں مساجد تعمیر ہوئیں اور قرآن کریم کا جرمن زبان میں ترجمہ کی اشاعت بھی ہوئی۔ بہت سے جرمن مصنفین نے اپنی کتب میں احمدیت کا مثبت تفصیلی ذکر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے کئی دورے فرمائے ہیں اور بکثرت مجالس سوال و جواب منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد منصوبے بھی جاری فرمائے ہیں جن میں ایک سو مساجد کی تعمیر کا عظیم الشان منصوبہ اور دیگر اقوام سے رابطے کا منصوبہ شامل ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا جلسہ سالانہ نمبر

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا کا اگست تا دسمبر ۲۰۰۱ء کا شمارہ "سلور جوبلی جلسہ سالانہ نمبر" کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے ۲۵ ویں جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کی رپورٹس اور تصاویر کے علاوہ اس موقع پر کی جانے والی تمام تقاریر کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل اس شمارہ میں اردو اور انگریزی کے ضخیم حصوں کے علاوہ فرانسیسی زبان میں بھی چند صفحات شامل ہیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جلسہ سالانہ نمبر ۲۰۰۱ء میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی سیرت کے متعلق مکرمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت سیدہ کو آسمان سے "دخت کرام" کا لقب آپؓ کی پیدائش سے قبل عطا کیا گیا۔ ۲۵؍ جون ۱۹۰۴ء کو آپؓ پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے "حقیقۃ الوحی" میں آپؓ کی پیدائش کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا ہے۔ ایک موقع پر حضورؑ نے فرمایا: "مہد کا زمانہ تو تین چار سال پر ممتد ہوتا ہے اور اس عمر میں بعض بچے بہت باتیں کرتے ہیں چنانچہ میری بیٹی امۃ الحفیظ بیگم بھی جو کم و بیش اسی عمر کی ہے بہت باتیں کرنے والی ہے اور بڑی ذہین بچی ہے"۔

جب حضور علیہ السلام کا وصال ہوا تو حضرت سیدہ کی عمر صرف چار سال تھی۔ سات سال کی عمر میں آپؓ نے قرآن مجید ناظرہ کا دور مکمل کیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کی آمین پر ایک نظم کہی۔ گیارہ سال کی عمر میں آپؓ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحبؓ کے ساتھ ۷؍ جون ۱۹۱۵ء کو حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے پڑھایا۔ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ اس بابرکت تقریب کے انعقاد کی خبر پہلے سے ہی دیدی تھی۔ ۲۲؍ فروری ۱۹۱۷ء کو حضرت سیدہؓ کے رخصتانہ کی تقریب نہایت سادگی سے عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ۳ فرزند اور ۶ صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔

حضرت سیدہ کی زندگی توکل علی اللہ اور عشق الٰہی کی عکاس تھی۔ آپؓ کے شوہر حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر اوقات دیکھا ہے کہ ان کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آنا فانا مہیا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ چار سال کی عمر میں اس کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر گئے تھے جب سے ہی وہ اپنے مولیٰ کی گود میں نہایت پیار سے رہتی ہیں۔

حضرت سیدہؓ نے نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم کا ساری عمر التزام رکھا حتیٰ کہ وفات کے روز بھی تلاوت کی۔ آپ مستجاب الدعوات تھیں۔ فرمایا کرتیں: "بس دعا نہ چھوڑو، اللہ سے رشتہ جوڑ لو، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"۔

آپؓ نے شادی کے بعد میٹرک، ادیب عالم اور انگریزی میں ایف۔اے کیا۔ اردو ادب کے علاوہ انگریزی ادب بھی کافی پڑھا ہوا تھا۔ تفسیر کبیر کا بہت گہرا مطالعہ تھا۔ بہت مہربان اور شفیق ہستی تھیں اور اخلاق کریمانہ کی مالک تھیں۔

۸؍ فروری ۱۹۴۹ء کو حضرت نواب صاحبؓ پر دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا اور آپؓ مستقل طور پر صاحب فراش ہوگئے۔ حضرت سیدہؓ نے آپؓ کی اس قدر تندہی اور جانفشانی سے خدمت کی کہ ہر آرام کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور ایک لمبا عرصہ دن رات ایک کر کے خدمت کی۔

حضرت سیدہؓ اس بات سے زیادہ خوشی محسوس فرماتیں کہ آپؓ کی کسی چیز کو کوئی دوسرا استعمال کرلے۔ صبر و شکر آپؓ کا شیوہ تھا۔ آپؓ کو زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں مسجد محمود کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" کی انگوٹھی آپؓ نے ہی پہنائی۔

آپؓ ۶؍ مئی ۱۹۸۷ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپؓ کی وفات پر حضور انور نے دو طرفہ محبت کا ذکر کرنے کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت پھوپھی جانؓ میرے لئے تو ایک طرح سے والدہ ہی تھیں"۔

امّ المومنین حضرت امّ سلمیٰؓ

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جلسہ سالانہ نمبر ۲۰۰۱ء میں امّ المومنین حضرت امّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کے متعلق مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ کا ایک مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت امّ سلمہؓ کا تعلق قریش کے خاندان مخزوم سے تھا۔ آپؓ کے والد ابوامیہ اپنے قبیلہ کے رئیس تھے اور بہت دولتمند تھے۔ حضرت سیدہؓ کا نام ہندہ اور کنیت امّ سلمہ تھی۔ آپؓ کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن الاسودؓ سے ہوا تھا جو ابوسلمہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔ آغاز اسلام میں ہی ان دونوں نے قبول اسلام کی توفیق پائی۔ جنگ احد میں حضرت ابوسلمہؓ زخمی ہوئے اور ان زخموں کے سبب ۴ ہجری میں وفات پاگئے۔ جب آنحضورﷺ تعزیت کیلئے تشریف لائے تو حضرت امّ سلمہؓ رو رہی تھیں۔ آنحضورﷺ نے آپؓ کو تسلی دی، صبر اور اس دعا کی تلقین کی کہ "خدا تعالیٰ مجھے ان سے بہتر جانشین عطا کر"۔ جب آپؓ یہ دعا کرتیں تو سوچا کرتیں کہ بھلا ابوسلمہؓ سے بہتر جانشین کون ہو سکتا ہے؟

حضرت ابوسلمہؓ کی وفات کے وقت آپؓ حاملہ تھیں۔ جب عدت گزر گئی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ آپؓ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ آپؓ نے چند عذر پیش کئے کہ صاحب عیال ہوں، عمر زیادہ ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان امور کو برضا و رغبت قبول فرمالیا تو آپؓ رضامند ہوگئیں اور اپنے بیٹے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرا نکاح کردو۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت امّ سلمہؓ کی خوبصورتی کا چرچا سنا تھا لیکن جب دیکھا تو اُس سے بڑھ کر انہیں حسین اور خوبصورت پایا۔ آپؓ بہت عقلمند اور صاحب الرائے تھیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؓ بھی آنحضورﷺ کے ہمراہ تھیں۔ صلح کی شرائط کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جب فرمایا کہ مسلمان قربانی کردیں تو چونکہ شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اس لئے مغموم مسلمانوں میں سے کوئی بھی قربانی دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ اس پر آنحضورﷺ نے حضرت امّ سلمہؓ سے سارا واقعہ بیان فرمایا تو آپؓ نے عرض کی کہ صحابہؓ حضورؐ کے فرمان کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے اس لئے حضورؐ خود قربانی کریں اور احرام اتارنے کے لئے بال منڈوائیں۔ آنحضورﷺ نے آپؓ کا مشورہ قبول فرمایا اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں نے آنحضورﷺ کی پیروی میں قربانیاں کیں اور احرام اتارنے شروع کر دیئے۔

حضرت امّ سلمہؓ بہت سادہ اور صاف گو تھیں نہایت درجہ عبادت گزار تھیں، فیاض اور سخی تھیں۔ آنحضورﷺ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ کے بعد آپؓ کی دینی حیثیت اور علمی قابلیت مسلمہ ہے۔ آنحضورﷺ کی وفات کے بعد جب بھی صحابہؓ کو کوئی مشکل پیش آتی تو وہ انہی دونوں ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضرت امّ سلمیٰ حدیث کا درس بھی دیا کرتی تھیں جس سے بہت سے مرد اور عورتیں فائدہ اٹھاتے تھے۔ بہت سے یتیم بچوں کو آپؓ نے پالا اور اُن کی شادیاں کیں۔ بیوگان کی خبرگیری اور غرباء کی مدد اپنا فرض خیال کرتیں۔

آپؓ آنحضورﷺ کی طبیعت کے خلاف کوئی کام کرنا پسند نہیں فرماتی تھیں۔ ایک بار آپؓ نے ایسا ہار پہن لیا جس میں کچھ سونا بھی شامل تھا۔ جب آپؓ کو علم ہوا کہ آنحضورﷺ کو ناگوار گزرا ہے تو آپؓ نے اسے اتار ڈالا۔ آپؓ کی وفات ۶۳ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں ہوئی۔

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اگست تا دسمبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی ایک نظم کے چند اشعار ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں:

ہم نے ہر حال میں روشن کئے جذبوں کے چراغ
عزم بھی بڑھتا رہا شورشِ حالات کے ساتھ
مَیں ولی ہوں نہ مرا ظرف ہے ولیوں جیسا
مَیں نے شکوے بھی کئے اُس سے مناجات کے ساتھ
واعظا! مَیں نے تو ہر پل میں اسے ہی پایا
تُو نے ڈھونڈا جسے پابندیٔ اوقات کے ساتھ
"ہر مصیبت کا دیا ایک تبسم سے جواب"
یوں بھی سمجھوتے کئے جاتے ہیں آفات کے ساتھ
وصل کے لمحے بڑی دیر کے بعد آئے ہیں
کتنے غم تازہ ہوئے ایک ملاقات کے ساتھ

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
06/09/2002 – 12/09/2002

MTA AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 6th September 2002
06 Tabook 1381
28 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 32 With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
01.30 Majlis Irfaan: Rec.27.04.01 With Urdu Speaking Friends.
02:25 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament. Lahore vs Sargodha.
03:15 Around The Globe: 'The Wreck of the Carl D Bradley. Presentation of MTA Studios USA.
04.15 Seerat-un-Nabi (SAW): No:1. Presented by Fareed Ahmad Naveed.
04.55 Homoeopathy Class: Lesson No.92 By Hadhrat Khalifatul Masih IV.
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.251 Rec.19.02.97.
07.40 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Prog. No.13 Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.22 Siraiki Dars-e-Hadith, sayings of The Holy Prophet (SAW) presented by Jamal-ud-Din Shams in Siraiky language.
08.45 Majlis Irfaan: With Huzoor ®
09.40 Interview: Of Khawaja Abdul Ghaffar Dar Sb. Programme No: 2.
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.25 Seerat-un-Nabi (saw): ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: With Huzoor
15.05 Friday Sermon: Rec.06.09.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: Lesson No:32 ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab session No: 251. ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis-e-Irfaan: Rec. 27.04.01®
21.40 Friday Sermon: 06.09.02 ®
22.40 Dars-e-Hadith: ®
22.53 Homeopathy Class No.92 ®

Saturday 7th September 2002
07 Tabook 1381
29 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Yassarnal Qur'an.: Programme No.30
01:25 Q&A Session with English speaking friends.
02:35 Kehkashaan, topic: "Obedience".
03:10 Urdu Class with Hazoor
04:25 French Session, Class No: 32.
04:55 Mulaaqaat with German speaking Guests.
06:05 Tilaawat, News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab, Session No: 252 Rec:24.02.97
07:35 French Service: Classe des Enfants
08:40 Dars-ul-Qur'an, Session No: 5, Rec: 15.09.97.
10:15 Indonesian Service.
11:25 Kehkashaan ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12:55 Urdu Class ®
14:10 Bangla Shomprochar: variety of programmes.
15:10 Children Class Rec: 07.09.02.
16:15 French Service ®
17:15 German Service.
18:20 Liqaa Ma'al Arab Session No: 252 ®
19:25 Arabic Service.
20:15 Yassarnal Qur'an programme Lesson No: 30 ® Presentation of MTA Studios, Pakistan
20:40 Q & A Session ®
21:45 Children Class Rec: 07.09.02 ®
22:45 German Mulaaqaat ®

Sunday 8th September 2002
08 Tabook 1381
30 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class Part I.
01:30 Q & A with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu speaking guests. Part. 2 Rec: 20.06.95.
02.35 Discussion on 'Prophecy of Hadhrat Musleh Maud' (RA) speaker Abdul Rashid Tabasam.
03:20 Friday Sermon Rec: 06.09.02 ®
04:20 Tehrik-e-Ahmadiyyat, a quiz programme Part No: 28.
05:00 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqaat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:00 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No: 253, Rec: 25.02.97, With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07:45 Spanish Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 19.10.01.
08:55 Moshaa'irah an evening with various Urdu poets.
09:45 Tehrik-e-Ahmadiyyat, Prog No: 28. ®
10:15 Indonesian Service, includes a variety of programmes.
11:15 Discussion ®
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqaat ®
16:05 Friday Sermon Rec:06.09.02
17:05 German Service, which includes various programmes.
18:10 Liqaa Ma'al Arab session No: 253 ®
19:15 Arabic Service, with various programmes.
20:15 Children's Class Part 1. ®
20:45 Q & A Session :®
22:55 Moshaa'irah ®
22:50 Mulaaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 9th September 2002
09 Tabook 1381
01 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
00:50 Kudak programme No: 39
01:05 Hikaayaat-e-Shreen: "Children Science Club".
01:20 Q & A Session with English speaking guests. Rec:14.04.96.
02:24 Ruhaani Khazaa'en, a quiz in Urdu.
03:20 Urdu Class: No. 453, with Huzoor.
04:40 Learning Chinese with Usman Chou.
05:10 French Mulaaqaat Rec: 29.07.02.
06:05 Tilawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab session No: 254 Rec: 26.02.97
07:30 Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
08:00 Speech: 'Religious, Philosopher, and since and then religious' by Professor Sayood Ahmad Khan.
08:40 Q & A Session Rec: 14.04.96. ®
09:50 Quiz Khutabaat-e-Imam, about the Friday sermons.
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:30 Safar Hum Nay Kiya: A documentary about 'Bahreen' Presentation of MTA Studios, Pakistan.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA International News.
12:50 Urdu Class session No. 453 ®
14:05 Bangla Shomprochar: Various Items
15:10 French Mulahqaat ®
16:10 French Service various programmes.
17:10 German Service.
18:10 Liqa Ma'al Arab: 245 ®
19:10 Arabic Service various programmes.
20:10 Kudak ®
20:25 Q & A Session ®
21:30 Ruhaani Khazaa'en ®
22:20 French Mulaaqaat ®
23:20 Safar Hum Nay Kiya: 'Bahreen', Pakistan ®

Tuesday 10th September 2002
10 Tabook 1381
02 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00 Children Class: On the Holy Prophet Muhammad (SAW) 'Treatment towards his wives'.
01:35 Ilmi Khatabaat: Urdu Speech Topic 'The Institution of Sunnah and Hadith' delivered on the occasion of Jalsa Salana, Rabwah Pakistan in 1958. By Mau. Abul Ata Sb.
02:30 Medical Matters 'Mother and child health care'. Part 7.
03:00 Around The Globe: 'Journey through the Solar System. Part 2.' of MTA Studios USA.
04:00 Lajna Magazine: Programme No: 28.
04.40 Spotlight: An Urdu speech on 'The History of Ahmadiyyat in Rawalpindi' Pakistan, by Manzoor Sadiq Sb.
05:00 Bengali Mulaaqaat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:00 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 255 Rec: 04.03.97
07:35 MTA Sports: All Rabwah 'Volleyball Tournament' presentation of MTA studio Pakistan.
08:50 Dars-ul-Qur'an Session No. 8, Rec: 19.01.97. By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10:25 Indonesian Service: Various Items
11:25 Medical Matters: Part 7 ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12:00 Q & A Session with English speaking friends. Rec: 23.04.94
13:00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:05 German Mulaaqaat.
16:05 French Service Lesson no. 25.
17:00 German Service
18:05 Liqaa Ma'al Arab Session No.255 ®
19:10 Arabic Service.
20:10 Children's Corner ®
20:50 Ilmi Khitabaat ®
21:45 Around The Globe ®
22:50 From The Archives, Friday sermon. Rec: 17.07.98

Wednesday 11th September 2002
11 Tabook 1381
03 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA International News.
01:00 Guldastah: Children's Prog No. 49.
01:30 Reply To Allegations Rec: 13.04.94.
02:35 Hamaari Kaa'enaat: A series of programmes about the universe. Prog: No.25.
03:15 Urdu Class: No. 455 Rec: 10.02.99 with Huzoor.
04:30 Safar Ham Nay Kiya: a journey to 'Mastooj, Wadi-e-Cittral'. MTA Pakistan.
05:00 Children's Mulaaqaat: With Huzoor
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 256, Rec: 05.03.97
07:30 Swahili Service.
08.55 Reply To Allegations. ®
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:20 Safar Ham Nay Kiya: ®
12:05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News.
12:15 History of Ahmadiyyat, presented by Yousuf Sohail Shauq.
13:00 Urdu Class: No. 455, With Huzoor ®
14:00 Bangla Shomprochar: Variety programme.
15:05 Children's Mulaaqaat Rec: 26.01.02 ®
16:10 French Mulaaqaat Rec: 01.05.00.
17:10 German Service.
18:15 Liqaa Ma'al Arab: Prog No.256 ®
19:15 Arabic Service: Various Items.
20:15 Guldastah No. 49 ®
20:55 Reply To Allegations ®
22:00 Hamaari Kaa'enaat ®
22:25 Children's Mulaaqaat ®
23:30 Safar Ham Nay Kiya: ®

Thursday 12th September 2002
12 Tabook 1381
04 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
00:45 MTA Travel: A documentary about a visit to 'The London Aquarium.' MTA ,UK.
01.00 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau programme. Presentation of MTA Studios, Rabwah, Pakistan.
01.35 Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Rec: 14.11.98 Part 2.
02.30 Al Maa'idah: Cookery Programme. How to prepare lentils and chicken rice a traditional recipe from Iran. Presentation by Lajna Imaillah,Pakistan.
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.37 Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.25 Computers for Everyone: Educational item. Topic: How to use a computer.
05.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.270 Rec: 22.09.98 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.257 Rec: 06.03.97 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.35 Sindhi Service: Friday Sermon by Huzoor With Urdu original and Sindhi translation Rec: 29.08.97.
08.35 Q/A Session: With Huzoor and English speakers. ®
09.30 Spotlight: A lecture on Tarbiyyat-e-Aulaad: by Imam. Atual Mujeeb Rashed. Part 10
10.15 Indonesian Service: Daily variety items.
11.15 MTA Travel:'The London Aquarium' ®
11.30 Computers for Everyone: Educational item. ®
12.05 Tilawat, Dars e Haadith, News
12.45 Q/A Session: ®
13.55 Bangla Shomprochar: Daily variety items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.26 ®
15.55 French Service: Various items.
16.55 German Service: Various items.
18.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.250 ®
19.00 Arabic Service: Daily items
20.00 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau programme ®
20.35 Q/A Session: With Huzoor ® Cookery Programme ®
22.0 MTA Travel ®
22.15 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.269 ®
23.10 Spotlight part 10. ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, September 06, 2002 | Issue No. 36

جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کے
۳۸ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سوازی لینڈ، لیسوتھو اور نمیبیا سے پہلی بار نومبایعین کے وفود کی شرکت

(رپورٹ: عبدالرشید یحییٰ ۔ مبلغ انچارج ساؤتھ افریقہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کو ۲۹ر اور ۳۰ر جون ۲۰۰۲ء کو اپنا ۳۸واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد "بیت الاوّل" میں منعقد ہوا۔ خدام، انصار، اطفال اور لجنہ نے اس کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ جلسہ سے قبل وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی اور آرائش کا کام کیا گیا۔

انتظامات کو دو بنیادی شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ مکرم بدرالدین جعفر صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جبکہ مکرم ابراہیم جُمن صاحب کو افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ہر دو احباب نے اپنی ٹیموں کی مدد سے یہ ذمہ داری ادا کی۔ ریڈیو اور اخبارات میں اس جلسہ کی خبر دی گئی۔ جبکہ مہمانوں کی سہولت کی خاطر ایک بس کرایہ پر لی گئی جبکہ تین ویگنیں دو احمدی احباب مکرم عمر پیٹرسن صاحب اور مکرم زید ابراہیم صاحب نے بلا معاوضہ مہیا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مہمانوں کے آرام کے لئے دو مارکیاں اور دوسرا ضروری فرنیچر بھی کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کا اجراء کیا گیا جو جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل شروع ہو کر ایک ہفتہ تک جاری رہا۔ خدام نے کھانے کی تیاری و تقسیم کو باحسن ادا کیا۔ صبح و شام مارکیز میں چائے کا انتظام بھی کیا گیا۔ موسم سرما اور برسات کی وجہ سے یہ انتظام احباب کے لئے نعمت ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ کی دینی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے دونوں دن نماز تہجد اور درس قرآن کریم کا انتظام بھی کیا گیا۔ جس میں احباب کرام کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح جلسہ کے دنوں میں احباب کو تسبیح و تحمید کرنے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین باقاعدگی سے کی جاتی رہی۔

جلسہ کے لئے تین سیشن بنائے گئے جبکہ لجنہ کے لئے ایک الگ سیشن رکھا گیا جسے مشن ہاؤس کے جوبلی ہال میں منعقد کیا گیا۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کا آغاز ۲۹ر جون کو خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ پردہ کی رعایت سے خواتین بھی اس جلسہ میں شریک رہیں اور آڈیو ویڈیو اور CCTV کی بدولت تمام کارروائی کا مشاہدہ کرتی رہیں۔

تلاوت قرآن کریم مکرم نذیر ہارگے صاحب نے اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم بلال ہارگے صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم بدرالدین جعفر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی اردو نظم خوش الحانی سے سنائی۔ نظم کا انگریزی ترجمہ ایک نواحمدی مسلم جوان مکرم فواد ڈیوڈز نے پڑھا۔

خاکسار عبد الرشید یحییٰ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں احمدیت اور اسلام کے روشن مستقبل کا ذکر کیا اور یہ کہ اس روشن مستقبل میں ہمارے جلسہ ہائے سالانہ کا کیا کردار ہے؟۔ نیز یہ کہ اسلام کی قرون اولیٰ میں کامیابی مسلمانوں کی بے لوث اور بے نفس قربانیوں سے ممکن ہوئی تھی۔

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا اور تمام احباب کو خوش آمدید کہا۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض تحریرات کے حوالہ سے بتایا کہ ان جلسوں میں احمدیوں کی تربیت ہوتی ہے اور اسلام کی خدمت کی ایک لگن اور خاص شعور پیدا ہوتا ہے۔ اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد اس سیشن کی کارروائی مکرم بدرالدین جعفر صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت جاری رہی۔ اس سیشن میں تین تقاریر ہوئیں جن کے عنوانات 'ہستی باری تعالیٰ'، 'حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ' اور 'قرآن مجید انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات' تھے۔ جو بالترتیب مکرم حماد عاصم صاحب صدر جماعت احمدیہ جوہانسبرگ، مکرم عباس بن سلیمان مبلغ سلسلہ از غانا (مغربی افریقہ) جو اس وقت سوازی لینڈ میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں اور مکرم مشتاق ہارگے صاحب نے فرمائیں۔ ان تقاریر کے ساتھ پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

بعد ازاں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جو حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر میں آپ کے خادموں نے تیار کیا تھا۔ ہاں وہی لنگر جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

اب آپ کا لنگر دنیا کے کناروں تک پھیل چکا ہے اور لاکھوں کروڑوں انسان آپ کے لنگر کے بابرکت ٹکڑے کھا کر برکتوں پر برکتیں سمیٹ رہے ہیں۔

دوسرا سیشن

ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ اس سیشن میں خواتین کے جلسہ کا الگ انتظام تھا جو جماعت کے جوبلی ہال میں منعقد کیا گیا۔ اس میں تمام تقاریر خواتین نے اپنے انتظام کے ماتحت کیں جو حالات حاضرہ سے متعلق درپیش مسائل کا اسلام میں حل کے موضوعات پر تھیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ کے مطابق ان کی حاضری ریکارڈ تھی اور پنڈال بھرا ہوا تھا۔

مردانہ جلسہ گاہ کے دوسرے سیشن کی کارروائی مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب صدر جماعت احمدیہ جوہانسبرگ کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمران عبداللطیف صاحب نے کی۔ یہ بھی نئے احمدی ہیں جو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے گھر والوں خصوصاً سسرال والوں سے کافی دباؤ میں ہیں۔ ان کی بیوی اور بچوں کو ان سے الگ کر دیا گیا ہے تاہم وہ ثابت قدم ہیں اور اسی حال میں خوش ہیں۔ مکرم عمران صاحب نے تجوید کے ساتھ خوش الحانی سے سورۃ الجمعہ کے پہلے رکوع کی تلاوت پیش کی۔ مکرم عارفان ہارگے صاحب نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم غلام سعید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم عبدالعزیز عبداللطیف صاحب نے پڑھا۔

اس سیشن میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم داؤد آرتھر غانین مبلغ سلسلہ جو اس وقت لیسوتھو میں کام کر رہے ہیں نے "بعثت حضرت امام مہدیؑ" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم ریان ایلم صاحب نے "اسلام میں ہتک رسول کی سزا (Blasphemy) کی نوعیت و حیثیت" کے موضوع پر کی۔ مکرم ریان ایلم صاحب نے واضح کیا کہ Blasphemy کی سزا صرف بائبل میں مذکور ہے جبکہ قرآن کریم نے اس دنیا میں Blasphemy کی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ اس دنیا میں کفار کی طرف سے دکھ دیئے جانے پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ مُلّا لوگ بائبل کی سزا کو اپنا بیٹھے ہیں جبکہ قرآنی تعلیم کو بھلا دیا ہے۔

مجلس سوال وجواب

ان تقاریر کے بعد ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں پینل کے ممبران مکرم داؤد آرتھر صاحب مبلغ لیسوتھو، مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب صدر جماعت جوہانسبرگ، مکرم ریان ایلم صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار مبلغ انچارج جنوبی افریقہ تھے۔ سوال وجواب کا یہ غیر معمولی اور دلچسپ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ سوالات ختم نبوت، ایڈز پر قابو پانے کے ذرائع، فدائی حملوں کی اسلام میں حیثیت، اسلامی جہاد، اسلام میں تعدد ازدواج، ہستی باری تعالیٰ، تجہیز و تکفین کے بارہ میں اسلامی تعلیم اور بعض دوسرے موضوعات پر تھے۔ پینل کے ممبران نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی و شافی جوابات دیئے۔ مغرب کی اذان کے ساتھ یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن ۳۰ر جون کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس میں بڑے الحاح کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی صحت و درازی عمر، جماعت احمدیہ کی اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم میں کامیابی اور پاکستان میں اسیران راہ مولا کی رہائی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم میں سورۃ الزمر کی آیات کے حوالے سے خصوصیت کے ساتھ نومبایعین حضرات کے لئے تجویز کئے گئے لائحہ عمل کا ذکر کیا گیا اور جلسہ میں شامل نواحمدی مسلم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اختتامی سیشن

تیسرے اور آخری سیشن کا آغاز خاکسار نیشنل صدر و مبلغ انچارج کی صدارت میں مکرم زید ابراہیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم ایلم صاحب نے پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی اردو نظم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب نے پیش کیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔